انا جعلناك علی شریعۃ من الامر فاتبعها

ترجمہ فتاوی عالمگیری کی کتاب المحاضر والسجلات سوم

ضابطہ عدالت شرعی

جسکو

مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندرپوری صدر مددگار

عدالت صوبہ شرقی نے بنظر رہنمائی کارروائی عدالتی عربی سے

اردو میں مرتب فرماکر اسکا حق مطبع متین دکن کو دیدیا

مطبع نے [illegible] شائع کیا

مطبع متین دکن حیدرآباد دکن میں چھپا

طبع اول (۵۰۰) مع محصول قیمت فی جلد ــــ ۵ ر

فہرست مقدمات کتاب المحاضر و السجلات

دیباچۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی سخر لنا شمسا و جعل نهارها الیوم و محبرها غدا و ما ضیا
امسا حتی یخرج منها یوما نعود البصر فیه شاهدا و مشهودا و انزل کتابا
و میزانا و حدیدا لیقوم الناس بالقسط فمن یتعد منهم حدودا ثم علیه حد
و من فسد منهم حصرا و جبلا حمل الهم و علیهم حصرا و جبلا و علمنا تو اضد
لسان نبیه سیدنا محمد صلی اللہ علیه و علی آله و اصحابه و من تبعه و اقتدی اجمعین

یہ روشن ہے کہ آفتاب اسلیے چمکتا ہے کہ دن بھر اوسکی روشنی میں انسان مثل سایہ کر کھاتا پیتا رہے مشغول رہے اور
ڈوبتا ہے کہ رات کی تاریکی میں جانوروں کی طرح لوٹا اور سویا کریں نہ اسلیے ہے کہ
دن بھر عام و خاص کے رفاہ کے کام اور اونکے انتظام اور اصلاح
میں کامل کوشش کیجاے اولئک علی هدی من ربهم و اولئک
هم المصلحون اور رات بھر خالق کی بنائی ہوئی زمین و آسمان اور جو
کچھ اونکے درمیان میں ہے اوسمیں فکر کرکے اپنی معاد کی اصلاح
کریں والذین یبیتون لربهم سجدا و قیاما ربنا ما خلقت هذا باطلا
اور ان مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے اہل اسلام پر واجب ہے کہ جو
قواعد قرآن اور احادیث کی رو سے سلف کرام اور ائمہ عظام نے

مرتب فرمائے ہین اونکی تقلید کرین - زمانہ کی رفتار اور تغیر حالات
کا یہ اقتضا ہوتا ہے کہ حیلہ جو طبیعت کے لوگون کی طبع نازک و بے قید
آزادی پر پہلے قواعد گو وہ کیسے ہی معقول اور مناسب ہون بارگران
اور سخت تر معلوم ہوتے ہین اور اسوجہ سے اونکے خیال مین صرف اسلام ہی کی عظمت
وشان نہ باقی رہتی ہے بلکہ اہل اسلام کی بھی عزت و وقعت نہین رہتی اور
عموماً اون لوگون کو (خواہ اہل اسلام ہون یا نہون) جو صدہا سال سے
قواعد شرعی کے موافق عمل کرتے رہے ہین جدید اور اجنبی قواعد سے
سخت تشویش پیدا ہوتا ہے بلکہ اونکے حقوق بھی معرض زوال مین آجاتے
ہین - یہ سچ ہے کہ تغیر حالات کا یہ ہی اقتضا ہے کہ قانون کو حالات اور
ضروریات موجودہ کے موافق بنایا جاوے لیکن دانشمندی کا بھی یہ ہی
اقتضا ہے کہ ضرورت سے زیادہ یا بلا حاجت کسی قاعدہ مروجہ کو جس سے
عامۂ خلائق مانوس اور واقف ہو گئی ہے اور اوسی کے موافق اپنے
معاملات مین عمل کرتی ہے تبدیل کرنا قرین مصلحت نہین ہے -
آجکل ہمارے کانون مین یہ آواز آتی ہے کہ ضوابط کارروائی عدالت کتب
شرع مین درج نہین ہین اور اگر کچھ ہین بھی تو وہ ناکامل اور مجمل و اس
روشنی کے زمانہ کے موافق نہین ہین - پہلے تاریک زمانہ مین گو
کافی اور عمدہ سمجھی گئی ہون -
لہذا خادم العلماء وکیل احمد سکندرپوری صدر مددگار عدالت صوبہ
شرقی حیدرآباد دکن نے اپنے بھائی مسلمانون کی آگاہی کے واسطے فتاوی عالمگیری

کی کتاب المحاضر والسجلات کا سلیس ترجمہ اردو زبان مین کیا ہی ابتدائے دعوی گذرنے سے اور اخیر فیصلہ تک کے جسقدر ضوابط کارروائی عدالت متعلقہ ہین سب درج ہین اسیواسطے اس کتاب کا نام بھی ضابطہ عدالت شرعی رکھا ہی اس سے اہل بصیرت کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اوس زمانہ کے ہمارے علماء اسلام کی متین رائین اور خیالات جس زمانہ کو آجکل تاریک کہا جاتا ہی اوس جگہ پہونچ گئے تھی جس جگہ اس روشن زمانہ کے اعلی ترین روشن ضمیر مقنن کے خیالات کا پہونچنا اگر محال نہین ہے تو دشوار تر ضرور ہے یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہی کہ اس کتاب کو عہد نواب بشیر الدولہ امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی مین تالیف کی عزت حاصل ہوئی جس سے یہ کامل امید ہے کہ ہمارے دانشمند اور علم پرور ممدوح کی فطری توجہ علم پروری علوم و فنون کی اشاعت کی عمدہ ترغیب و تحریک پیدا کردے گی اور جس طرح حضور نظام الملک کا نام ہماری علمی مجلسون مین بہ تعظیم و تکریم مربی علم کے لفظ کے ساتھ لیا جاتا ہے اسیطرح آیندہ نسلین نواب ممدوح کا نام مربی علوم و فنون کے لفظ کے ساتھ لیا کرینگی —

قصیدہ

الا یا فقد انظمات جید | تو الیہ فافصات فی صعید
لحمس من تہا قۃ او زبید | کرام او خیار او شہود
من المسرق او من نافع او | سعید او علی بن الشہید

وکیع او علی او سعید

وثوری وزہری وسفیا	ن تبع التابعین الی عبید
وقلدنا الٰہی فاقتفات	سلے علی رغم الاعادی اللدود
بجاہ محمد خیر الوجود	فدینا بالجدود وبالولید
سلام اللہ والصلوات جمعاً	علیہ بالدوام وبالخلود
وبکشف غمۃ وامام رسم	امام قائد الغر الوفود

وبالاولاد والاصحاب وسما

بسیماہم باثار السجود

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب المحاضر والسجلات

عرضی دعوے

[جس کاغذ مین واقعہ تحریر ہو اور اوسپہ گواہی بھی لکھی ہو جسسے اوسکی تصدیق ہوتی ہی اوسکو محضر کہتے ہین جمع اسکی محاضر ہی - یہ صورت عرضی دعوی کی ہی جو عدالت مین گذرانا جاتا ہی] لازم ہی کہ محضر مین ذکر ہر شی کا بمبالغہ کیا جاوے خوب تفصیل اور تشریح ہو نہ بالاجمال و بالاہمال -

اشارہ

عرضی دعوی مین اور گواہی مین مدعی اور مدعا علیہ اور مدعی بہا کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ مثلاً زید مدعی اور بکر ہذا مدعا علیہ [صرف نام لینا کافی نہوگا کیونکہ نام بہت مشترک ہوتے ہین] چنانچہ سر درختی جو خریدی جاتی ہی اوسمین صرف مالک باغ اور خریدار اور زمین باغ کا ذکر کافی نہوگا جبتک کہ اونکے نام کے ساتھ اشارہ نہو کہ زید موجر ہذا نے اپنے اس باغ کا میوہ سر درختی اس بکر مستاجر کے ہاتھ بیچا -

گواہی

اور گواہی جواسپر درج ہو اور عدالت مین وہ گواہی گذرے تو یہ کہنا اونکا کہ ہم دعوے کے موافق گواہی دیتے ہین صحیح نہین ہی اور عرضی دعوی کی صحت اوس سے نہوگی چاہیے کہ الفاظ شہادت بعینہ درج ہون تا معلوم ہو کہ یہہ کون دعوی کے موافق ہی یا نہین کیونکہ بہت حکام جانتے ہین کہ گواہی دعوی کے موافق گذری ہی اور بتحقیقت مطابق نہین ہوتی ہی اور گواہی عرضی دعوی مین دعوی کے نیچے لکھی جاوے تا یہ گمان نہو کہ پہلے گواہون نے اپنی گواہی لکھدی پھر دعوی مرتب ہوا یا بے طلب مدعی گواہی ادا ہوتی تھی کیونکہ گواہی قبل دعوے یا بے طلب مدعی قبول نہین ہی

گواہی قبل دعوے و بے طلب مدعی قبول نہین ہے

بیان دعوی و گواہی

مدعی اپنا دعوے اس طرح بیان کرے کہ یہ مدعی بہ میرا حق ہی بلکہ کہے کہ مدعی بہا میری ملک ہی اور میرا حق ہی یا کہے کہ میری ملک اور حق ہی — گواہ گواہی اس طرح دیئں کہ یہ مدعی بہ اس مدعی کی ملک ہی اور اوسکا حق ہی کیونکہ ملک کی تصریح ضرور ہی [جیسا مدعی کے بیان مین ملک کی تصریح ضرور ہی] — اور گواہ کا یہ کہدینا کہ یہ مدعی بہا اوسکا ہی اور اوسکا حق ہی کافی نہین ہی کیونکہ جیسا شی ملک کی طرف منسوب ہوتی ہے کہ یہ شی فلان کی ہی ایسا ہی یہ شی عاریت و کرایہ بھی اوسکی طرف منسوب ہوتی ہے اسلیے تصریح ضرور ہی کہ احتمال ملک عاریت مین سے اور احتمال عاریت ملک مین سے زائل ہو جاوے — اور فارسی مین لفظ آن بجاے لفظ ملک بولتے ہین — اور قاضی آن کے معنی گواہون سے دریافت فرماسکتا ہی — اگر گواہون نے یہ کہدیا کہ یہ مدعا بہ مدعی کی ملک ہی اور یہ نہ کہا کہ مدعا علیہ کے قبضہ مین ناحق ہی اگر مدعی صرف اثبات ملک کا دعوی کرتا ہی تو وہ گواہی کافی ہی اور اگر تعمیل کا بھی مدعی ہی کہ مجکو دلادیا جاوے تو یہ کہنا کہ مدعا علیہ کے قبضہ مین ناحق ہی گواہونکو ضرور ہوگا

اور گواہ احتیاطاً یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ مدعا علیہ کو واجب ہے کہ اس مدعا بہ سے دست بردار ہو۔

جوابدعوے

اور عدالت مدعا علیہ کے جواب انکاری کے بعد گواہی درج فیصلہ کرے یعنی بعد دعوی مدعی مدعا علیہ کا جواب لکھا جاسے اگر انکاری ہو تو اوسکے بعد گواہی لکھی جاسے تا یہ خیال نہو کہ جوابدعوی کے پہلے یہ گواہی لیگئی ہی۔

فیصلہ

فیصلہ اس طور لکھنا کہ گواہی دعوی کے موافق ہی کافی نہین ہی ضرور ہی کہ گواہی بعینہ درج ہو جیسا گواہی کے بیان مین گذرا۔ فیصلہ مین یہ لکھنا جس وجہ سے مقدمات فیصلہ ہوسے ہین یہ مقدمہ فیصلہ ہوا درست نہین بلکہ یہ مقدمہ اپنی وجہ مفصل سے ثابت ہوا اور حسب ونداد فیصلہ ہوا لکھا جاسے۔

مدعا علیہ مقر

مدعا علیہ مقر پر گواہی نہ لیجاسے گی۔ سوا چند مقدمات کے جنکا ذکر موقع پر آئیگا

دین کا عرضی دعوے

مدعی اولاً بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھے اور پھر لکھے کہ مین بخاری کی عدالت قضا مین فلان قاضی کے روبرو [اوسکا نام و نسب و حسب لقب ولدیت اور جس بادشاہ نے اوسکو مقرر کیا ہی اور جس حدود تک اوسکو فرمانروا کیا ہی لکھے] فلان تاریخ فلان ماہ فلان سنہ آیا [اپنا نسب و حسب لقب ولدیت لکھے] اور اپنے ساتھ فلان کو مین لایا [اوسکا نسب و حسب لقب ولدیت لکھے] کہ میرے اتنے دینار (تعداد دو ہزار سکہ نیشاپوری وزن لکھے) اسپر جسکو مین لایا ہون دین واجب و حق لازم بسبب صحیح ہین اور اسنے اپنی خوشی اور رغبت سے اقرار کیا کہ یہ روپیہ دین واجب و حق لازم بسبب صحیح مجھپر واجب ہین اور اس اقرار کی تصدیق مین بھی کرتا ہون کہ یہ اقرار صحیح و درست ہی۔ اور عدالت اوسکو طلب کرکے اور جواب لیوے

مدعا علیہ کا طلب کرنا اور جواب لینا

اب قاضی موافق اس عرضی دعوی کے مدعا علیہ سے پوچھے اگر اوسنے ایسا ہی
اقرار کیا تو مقدمہ تمام ہو گیا کچھہ حاجت گواہون کی اور اثبات کی نہین ہی۔ اور
فیصلہ — یہ فیصلہ لکھدے بسم اللہ الرحمن الرحیم مین فلان بن فلان بلقب و نسب
وحسب فلان بادشاہ کی طرف سے بلدہ بخاری اور اوسکے اطراف کا قاضی ہون
میری عدالت مین فلان بن فلان بلقب وحسب و نسب آیا اور فلان بن فلان کو
بلقب و نسب وحسب لایا اور دعوی کیا کہ میرے ۲۰ دینار سکہ نیشاپوری (سرخ جید)
کھرہ بسبب واجب و دین لازم بسبب صحیح واجب ہین اور یہ بخوشی و رغبت اقرار
بھی کرتا ہی کہ یہ حق مجھہ پر واجب ہی اور مدعا علیہ نے یہ اقرار کیا کہ جیسا مدعی نے کہا اور
مدعی بھی اوسکے اس اقرار کی تصدیق کرتا ہی اور زر طلب کرتا ہی اور مدعا علیہ کو موقع
دفع دعوی دیا گیا وہ کچھہ دفع نکر سکا اور مدعی خود حکم ہوا اسلیے مین نے بہ ثبوت اقرار
مدعا علیہ اور تصدیق مدعی حکم کیا کہ مدعی کے ۲۰ دینار سکہ نیشاپوری مدعا علیہ پر دین لازم
و حق واجب بسبب صحیح واجب ہین۔

مدعا علیہ منکر — اور اگر مدعا علیہ انکار کرے تو حاجت اثبات اور گواہون کی پڑے گی۔ اب قاضی
لکھے (کہ مدعا علیہ نے انکار کیا) مدعی گواہ لایا اور اونکے نام و ولدیت و نسب و حسب و لقب
اور اونکا حلیہ اور اونکے رہنے کی جگہہ اور اونکے نماز کی مسجد لکھے (حلیہ مین عمر بھی ضرور
ہو گی) اور اونکی گواہی اپنے منشی سے لکھوائے اور منشی بھی گواہی اونکے قاضی کے روبرو
اونکو پڑھکر سناوے۔ اور گواہی کی یہ صورت ہی کہ گواہ کہے کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ اس مدعا علیہ نے (اوسکی طرف اشارہ کرے) ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ
اوسکا اقرار جاری اور جائز بہمہ وجوہ ہو سکتا تھا اپنی خوشی اور رغبت سے اقرار کیا تھا

اور کہا تھا کہ اس مدعی کے (مدعی کی طرف اشارہ کرے) ۲۰ دینار سرخ جیسا غرض دعوے مین لکھا ہی مجھپر واجب ہین بسبب لازم و حق واجب سبب درست و اقرار درست۔ اور یہہ مدعی بھی اوسکی راست گوئی اس اقرار مین کرتا تھا۔

تصدیق

(تصدیق)۔ اب قاضی اون سے پوچھے کہ یہ گواہی جو تمکو سنائی گئی تم بھی گواہی دیتے ہو۔ جب وہ یہ کہین کہ ہمنے سُنا اور ہم بھی گواہی دیتے ہین تو قاضی ہر گواہ سے یہ کہے کہ تو اپنی زبان سے یہ کہہ کہ جو کچھ خواجہ امام صاحب منشی نے اول سے آخر تک پڑھ کر سُنایا اس مدعی کے حق مین اس مدعا علیہ پر ہین وہی گواہی دیتا ہون جب ہر گواہ یہ کہہ چکے تو قاضی اوسی کاغذ پر دعوی اور جواب کے نیچے لکھے کہ گواہون نے یہ گواہی صحیح و درست و متفقہ الالفاظ والمعانی ادا کی جو اس کاغذ پر لکھی ہوئی ہے۔

فیصلہ

اب قاضی فیصلہ ارقام فرماوے۔ کہ مدعی کے دعوی کا جواب ہمنے مدعا علیہ سے جو پوچھا تو جواب دیا کہ مجکو اس مدعی کا کچہ دینا نہین ہی۔ اور مدعی چند گواہ لایا اور درخواست کی کہ اونکی گواہی لیجاے ہمنے اونکی گواہی لی سب ذکر اونکا جو اوپر مذکور ہوا لکھے اور اونکی ساری گواہی جو اوپر لکھی گئی نقل کرے۔ اور اسکے بعد لکھے کہ ہمنے یہ گواہی سنی اور اس خریطہ احکام مین (مثل) وہ سب گواہی محفوظ و ثابت لکھی۔ اور چونکہ گواہ عادل ہین اور معروف و مشہور بالعدالت ہین ہمنے گواہی قبول کی یا معروف نتھی پر ہمنے اونکا حال دریافت کیا تو اونکے محلہ مین اونکی عدالت ثابت ہوئی ہمنے یہ گواہی قبول کی۔ اور اگر کوئی گواہ عادل نکلے اور کوئی غیر عادل نکلے تو جو عادل ہین اونکی ہی گواہی ہمنے قبول کی۔ یہ بحث جب ہی کہ مدعی علیہ اونپر اعتراض

کرے اور اوپر جرح لگا دے۔ اور اگر مدعا علیہ کچھ اعتراض نکرے تو اس قول
کے بعد (کہ مینے خریطہ حکم مین گواہی ثبت کی) یہ لکھے کہ مدعا علیہ نے کچھ اعتراض
نکیا اور نہ اونکے احوال دریافت کرنے کے لیے مجھسے درخواست کی۔ اس لیے
مینے اہل محلہ سے اونکے احوال دریافت نہین کیے اور بظاہر عدالت عدالت الاسلام

عدالت الاسلام کافی ہی

کافی ہی اسلیے مینے یہ گواہی قبول کی اور ان گواہون کی گواہی سے جو انھون نے
اس مدعی کے لیے اس مدعا علیہ پر گواہی دی ہی دعوی ثابت ہوا ہی۔ اب مینے
مدعا علیہ کو اس دعوے کے ثبوت کی خبر دی اور کہا کہ یہ دعوی تجھپر ثابت ہوا اور
تجھکو اسکے دفع اور جوابدہی کی قدرت حاصل ہی جو دفع ہو وہ بیان کر اور حاضر لا
مدعا علیہ نے کچھ دفع دعوی نکیا اور اس دعوی سے بچنے کا کوئی چارہ نہ لایا اور بالکل
عاجز رہا۔ اور مدعی خواہان ہی کہ جو حکم ثابت ہوا ہی وہ حکم صادر کیا جاے اور مدعا علیہ
کے روبرو حکم دیا جاے تا مجھکو وثیقہ ہووے۔ اسلیے مینے حکم کیا کہ اس مدعی کی لیے
اس مدعا علیہ پر بسبب اسکے اقرار کے ثبوت کے اور مدعی کے تصدیق کی مال مذکور

[illegible]

جو عرضی دعوی مین درج ہی بعدد وہ وصف (یعنی ۲۰ دینار سرخ سکہ نیشاپوری)
بسبب گواہی گواہان معروف بعدالت یا بگواہی گواہان کہ عدالت اونکی ثابت
کی گئی دین لازم اور حق واجب ہے اور مدعی اور مدعی علیہ کے روبرو یہ حکم مینے
صادر کیا اور علی الاعلان وبشہرت دیا اور یہ حکم مبرم ہی اور قضا نافذ ہی اور مدعا علیہ

حکم علی الاعلان

پر ادا اس مال کا مینے واجب کردیا کہ مدعی کو ادا کرے اور پھر مدعا علیہ کو رخصت
کردیا۔ اور میری عدالت مین اہل علم واہل عدالت اور اہل امانت واہل صیانت
سب موجود ہین۔ مورخہ تاریخ ماہ سنہ

مدعا علیہ کا رخصت ہونا

یعنی فیصلہ مین دعوی اور جواب اور شہادت تمام لکھا جاوے اور پھر سب شرائط جو مذکور ہوے سے لکھکر حکم اخیر دیوے —

فیصلہ پر مُہر ہونا

اور فیصلہ کے صدر پر اپنی مُہر کرے (توقیع جو سلطان کے یہان سے عطا ہوئی ہے) اور تمام فیصلہ اپنے منشی کے ہاتھہ سے لکھواوے اور تاریخ کے نیچے اپنے ہاتھہ سے بائین جانب (محرف) یہ لکھے کہ یہ فیصلہ فلان منشی نے میرے حکم سے میرے پاس اور میرے سامنے اور میری طرف سے لکھا اور اسمین جو حکم ہی وہ میرا حکم ہی جو مینے بہ حجت نافذ کیا ہی اور مین نے اسپر اپنی مُہر کی ہی اور یہ مینے اپنے ہاتھہ سے لکھا ہی —

فیصلہ مغایبۃ ہونا

اور یہ فیصلہ (مغایبہ) اس طور لکھا جاے کہ جبتک حکم فریقین پر ظاہر نکرے کوئی اپنی وجہ فیصلہ اور نشان حکم سے مطلع نہونے پاوے —
اور اگر اسمین حسب موقع اختصار کرے تو ہو سکتا ہے —

[عرضی دفع دعوے یعنی جواب دعوے] جب مدعا علیہ کو حاکم ثبوت مقدمہ کی خبر دیکر (دفع) تردید کی مہلت دیگا (جو اوپر بیان ہوا) اور مدعا علیہ نے اوسکی تردید پیش کی کہ یہ زر دعوی مین مدعی کو ادا کر چکا ہون یا مدعی مجھے ابرا کر چکا ہی جواب دعوے کرتا ہے اور اسپر گواہ گذرانے کہ یہ دعوی غلط ہی اور مدعی اپنے دعوے مین (مبطل) دروغگو ہی اور مجھسے اپنا زر دعوے مدعی لے چکا ہی —
اب یہ گواہ یا یہ گواہی دینگے کہ مدعی نے اپنی خوشی اور رغبت سے اقرار کیا تھا کہ مین اپنا زر دعوی اس مدعا علیہ سے لے چکا ہون اور یا یہ گواہی دینگے کہ ہمنے مدعی کو مدعا علیہ سے زر دعوے لیتے دیکھا تھا (یعنی معائنہ بالقبض) اور یا یہ گواہی دینگے

کہ مدعی سابق جملہ حقوق وخصومات ودعاوی سے مدعا علیہ کو ہمارے روبرو بری کر چکا تھا گواہ جو گواہی دینگے وہ لکھی جاوے - اب مدعی سے سوال ہوگا کہ تو اپنے اس دعوے میں مبطل ہے یا راست گو (محق) ہے اگر اوسنے کہا کہ میں راست گو ہوں مبطل نہیں ہوں تو مدعا علیہ کے گواہ جو گذرے اونکی گواہی لکھی جاوے گی اور گواہ یہ بھی کہینگے کہ مدعی پر واجب ہے کہ یہ دعوے ترک کرے اور مدعا علیہ سے ترک تعرض کرے -

اب حاکم حسب بیان بالا فیصلہ لکھے گا مگر پہلے یہ دیکھے گا کہ مدعی کے دعوی پر فیصلہ دیا جا چکا ہے یا نہیں - اگر نہیں دیا گیا ہے تو دعوے (دفع) تردید اول سے آخر تک نقل کرے اور مدعی کے جواب کے بعد کہ میں اپنے دعوے میں مبطل نہیں ہوں (محق) راست گو ہوں مدعا علیہ کے گواہ ثبوت تردید لکھے - اور پھر مدعی کو اس تردید کے تردید کی مہلت دی گئی اور وہ تردید نکر سکا - اسلیے فیصلہ دیا گیا مدعی مدعا علیہ کو اقرار بال مدعی بہ کی تکلیف نہ دے اور اوس سے تعرض نکرے اور یہ فیصلہ برسر اجلاس فریقین کے روبرو دیا اور مدعی کو چھوڑ دیا - اور اگر فیصلہ دے چکا تھا تو سب دعوے اور جواب اور شہادت لکھکر یہ لکھے کہ مدعی مبطل ہے کیونکہ اپنا ذر دعوے مدعا علیہ سے لے چکا ہے یا ابرا کر دیا ہے - یا صلح کر چکا ہے یا حوالہ کر چکا ہے یا جو ہو -

دین علی المیت ہے

(میت پر دین کا عرضی دعوے) زید نے اپنے ساتھ بکر کو لایا کہ اوسکے باپ پر میرے ۲۰ روپیے آتے ہیں اور اوسکے باپ خالد نے اپنی صحت میں اور خوشی اور رغبت سے اقرار اس دعوے کا کیا تھا کہ اوسکا اقرار و تصرفات بوجوہ نافذ و جائز ہیں

اور فلان تاریخ اقرار کیا تھا - اور اوسکے بعد مر گیا اور کچھ ادا نکیا اور بکر اوسکا صلبی
بیٹا ہے اور جو مال وسنے چھوڑا ہے اسکے قبضہ مین ہی اسقدر دین ادا ہو کر زیادہ
بچ گا - اور اوسکو بھی اس قرضہ کا علم ہے تو بکر پر واجب ہے کہ اوسکے ترکہ سے
میرا دین ادا کرے - اور اسکے نیچے گواہ لکھے - اور اوسکو طلب کرے اور جواب لکھو

فیصلہ

حاکم فیصلہ حسب بیان بالا کہ دعوے اور جواب اور شہادت بالتفصیل درج کیکے مدعا علیہ
کو ثبوت کی خبر دیکر سنیے اوسکو تردید کی مہلت دی اور وہ تردید نکر سکا - تو شہادت
گواہان ظاہر العدالت عدالت الاسلام برسر عدالت متبنا صحیح کے رو برو
مین سے نے مدعا علیہ پر حکم جزم او قضا محکم صادر کیا کہ اپنے باپ کے ترکہ مین سے زر دعوی
مدعی کو ادا کرے اور حسب بیان بالا فیصلہ ختم کرے -

عرضی دفع

(عرضی دفع) اور جب اوسکو تردید کی مہلت دی تو وہ یہ تردید لایا کہ گواہ گواہی
دیتے ہین کہ یہ مدعی اپنے دعوے مین مبطل ہی کہ وہ اپنا زر دین اسکے باپ سے لے چکا تھا
یا ابرا کر دیا تھا -

فیصلہ دفع

اب حاکم یہ گواہی مفصل معہ اسکے دعوی اور دفع کے حسب بالا لکھکر فیصلہ لکھدے -

دعوی نکاح

(نکاح کا عرضی دعوی) جب عورت کا نہ کوئی مرد ہو اور نہ کسیکے پاس ہو اور یہ دعوے
ہو کہ اوسکے ساتھ نکاح کیا ہی اور یہ بھی کہتا ہی کہ اوس سے صحبت کی ہی اور عورت
اوسکے نکاح کی منکر ہی تو ضرور ہوا کہ نکاح کے اثبات کے لیے عرضی دعوی (مختصر)
مرتب کیا جاوے -

زید اپنے ساتھ بنت فلان زینب کو عدالت مین بخاری کے لایا اور دعوی کیا کہ یہ عورت
میری جورو ہی اور میری منکوحہ ہی اور بنکاح صحیح میری مدخولہ ہی اور مجھپر حلال ہے

اور عاقل بالغ اپنے مہر پر اور شہود کے روبرو اور نافذ التصرفات ہی نہ کسی کے نکاح مین ہی
اور نہ کسی کی عدت مین ہے اور مسلمانان عاقلین بالغین احرار کے سامنے اسقدر
مہر پر مجھ سے نکاح کیا ہے اور مین نے سنا ہے کہ مین بھی موجود نافذ التصرفات ہون
اور ایجاب نکاح مین اوسکے دو گواہون کے روبرو جنکو ہوسکے اور جو وہان
موجود تھے اوسنے اپنے مہر پر اپنے سامنے نسبت مذکور نسبت فلان سے نکاح کیا
اور ان گواہون نے ہم دونون عاقدین کا کلام (ایجاب و قبول) ایک ہی
مجلس مین ایک ہی وقت مین سنا اور سمجھا ہے اسلیے یہ عورت بحکم نکاح مذکور میری جورو
ہے اور مجھپر حلال ہے اور بحکم نکاح اوسپر طاعت واجب ہے پر وہ ادا اور ناحق
نہین کرتی ہے اور اطاعت سے منحرف ہے لہذا اوسپر واجب ہے کہ بحکم نکاح میری اطاعت
اور انقیاد مین رہے — اور حاکم اوسکو طلب کرکے جواب لیوے — اور اگر
دخول نہین ہوا ہے تو دخول کا بیان ترک کرے اور بجاے اوسکے نکاح کے بعد
کہنا چاہیے کہ اوسکے ولی کی ولایت پر ایجاب و قبول ہوا تھا (باقی سب باتین
بدستور) — اور اگر وکیل نے ایجاب و قبول کیا تو وکیل کا ذکر کرے — اور اگر بحالت
صغر زوجہ ولی کے ایجاب و قبول سے نکاح ہوا تو اوسکے ولی کا ذکر کرے —
اور اگر دونون صغیر تھے تو دونون کے ولی کے ایجاب و قبول کا ذکر کرے —
اور سب مراتب بیان کرے — اور عرضی تمام ہووے اور خاتمہ مین اوسکے
گواہون کا بیان اور اونکی گواہی لکھے —
اب فیصلہ حسب قاعدہ بالا لکھیگا اولاً تمام دعوی و جواب پھر تمام گواہی اور اوسکے بعد
لکھے کہ مین نے حکم کیا کہ یہ عورت جو حاضر ہے اس مدعی کی منکوحہ ہے اور اوسپر حلال ہے

حکم مبرم کیا اور تقاضا نافذ کی — اور حسب مذکورہ بالا فیصلہ مہر وغیرہ سے مرتب کرے

دفع دعوی

(دفع دعوی نکاح) عورت نے اسکی تردید میں یہ کہا کہ اس نے جو مجھپر دعوی نکاح
کیا ہے وہ ساقط ہو چکا ہے کہ میں نے اس سے خلع کر لیا ہے اور جتنے حقوق زوجیت
کے اسپر میرے تھے اور جو میرے ہوتے ہیں سب سے بری کر چکا ہے اور جتنے حقوق میرے
اوسکو بری کر چکی ہوں — اور اس نے مجھ سے خلع کیا ہے اور طلاق واحد بھی
دے چکا ہے — یہ اس دعوی نکاح میں مبطل ہے اور ثابت ہے — اسکو طلب کر کے
جواب لیا جاوے —

فیصلہ

اب حسب ضابطہ سب مراتب لکھکر کہے کہ گواہی گواہوں سے ثابت ہوا کہ درمیان
اس مرد اور عورت کے خلع مہر پر ہو چکا ہے اور مرد نے طلاق بھی دیدی ہے اور بعد عدت
نفقہ بھی دیدیا ہے اسلیے میں نے حکم کیا کہ یہ عورت اسپر حرام ہے بسبب ثبوت خلع
کے اور طلاق واحد سے بائن ہو گئی ہے —

عرضی دعوے

عرضی دعوے جبکہ ایک عورت کسی مرد کے پاس ہو کہ وہ بھی مدعی اوسکے نکاح کا ہے اور
عورت اوسکے نکاح کی مقر ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے میرا اس سے
نکاح صحیح ہوا ہے — یہ میری طاعت سے نکل گئی اور یہ شخص اوسکو میرے پاس آنے سے
منع کرتا ہے — اس عورت پر واجب ہے کہ میری طاعت اور انقیاد کرے اور اس
شخص کو واجب ہے کہ اس عورت سے باز رہے اور اسکو چھوڑ دے اور میرے
پاس آنے دے — ان دونوں کو طلب کر کے جواب لیا جاوے —

فیصلہ

اب حاکم نے دونوں سے جواب لیا — تو عورت نے کہا کہ میں مدعی کی جورو نہیں
ہوں بلکہ اس شخص کی جورو ہوں جسکے پاس میں ہوں اور اس شخص نے کہا کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے

اور میری جورو ہے اور مجھپر حلال ہی اور مین بہ نسبت اس مدعی کے مین اس عورت کا
مستحق ہون کہ اوسکو اپنی اطاعت وحکومت مین رکھون — اب زید مدعی
گواہ لایا تو موافق دعوی مدعی سب نے باتفاق گواہی دی تو حاکم مدعی کے لیے
فیصلہ کرتا تہا - کہ اوس شخص مدعا علیہ نے اپنے گواہ گذرانے کہ یہ عورت اسکی جورو
اور منکوحہ ہے جسکے پاس وہ عورت ہی تو قاضی اس شخص ذوی الید کے لیے
فیصلہ دیگا — اور مدعی کا دعوے اور گواہ ساقط — یہ جب ہی کہ نکاح ذوی الید
بے تاریخ مطلق ہو — برخلاف ملک مطلق کے — اور اگر حاکم (خارج) مدعی
کے لیے فیصلہ دے چکا تھا اور پھر ذوی الید نے گواہ گذرانے تو اوسکے گواہ
ساقط ہونگے یا نہونگے اسمین اختلاف ہی — اور خارج ذی الید کا جواب دیسکتا ہے
یہ کہ اوسنے طلاق بائن دی تھی یا یہ طلاق رجعی تھی وانقضاء عدت کے بعد
مین نے نکاح کیا تہا اور ہر امر کی تاریخ بیان کرنا ضرور ہے - یا یہ جواب دیسکتا ہی
کہ اسنے فلان کو وکیل کیا تھا کہ اوسنے طلاق دیدی تھی اوسکے بعد مینے اس
عورت سے نکاح کیا ہی — یا یہ جواب کہہ سکتا ہے کہ یہ عورت اوسپر سسرال کے
ناتہ پر حرام ہو گئی ہے —

مہر کا عرضی دعوے

(مہر کا دعوے) ایک عورت ایک شخص پر یہ دعوی کر سکتی ہے کہ مین اسکے باپ
کی جورو ہون اور وہ مرگیا اوسکا ترکہ بقدر مہر اور زائد اسکے پاس موجود ہے اور
سوا میرے کہ مین اوسکی زوجہ ہون اور سوا اسکے کہ اوسکا بیٹا ہی اور کوئی وارث
نہین ہے — مجکو اس سے زر مہر میرا دلایا جاے کہ اوسنے ابتک ادا نہین کیا تھا کہ
مرگیا ہے اور وجوب مہر کا اقرار کرتا رہا تھا — اور وہ مہر اتنے دینار ہین —

جس طرح دین کا فیصلہ لکھا جاتا ہے ایسا ہی اسکا بھی فیصلہ لکھا جاوے۔

مہر مثل

(مہر مثل) زید مدعی ہی کہ بکر نے میری بیٹی سے نکاح کیا تھا اور مہر مقرر نہین کیا تھا اور بعد خلوت و دخول طلاق دیدی ہی۔ اب زید اپنی بیٹی کا وکیل ہی کہ مہر مثل کا دعوی کرتا ہے۔ گواہون سے نکاح ہونا ثابت کیا اور مہر اتنے روپیہ ہین کہ اسکی بڑی اور چھوٹی بہن کا مہر بھی اسیقدر ہی۔ جو اس عورت کی ہم شکل و ہم وضع ہین کیونکہ باختلاف شکل حسن و جمال اور سن اور مال و حسب اور بکارت کے (بلکہ سلیقہ اور ہنرمندی اور خانہ داری اور خانہ پردازی اور علم اور دولت اور بخت وغیرہ) کے لحاظ سے مہر کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ اور اوسکی بہن نہو تو اوسمین جیسی عورت اوسکے باپ کے کنبہ مین سے دیکھین جو اوسکا مہر ہو وہ مثل رکھین گے۔ اور اوسمین بھی کوئی نہو تو اس شہر مین جو اوس جیسی عورت کا مہر ہو وہ مقرر کرینگے۔ یا خود عورت ہی مدعی ہے نہ بذریعہ وکیل کے ولی ہو یا اجنبی ہو۔

متعہ

(دعوے متعہ) عورت مدعی ہے کہ بے تقرر مہر نکاح کیا تھا اور قبل خلوت اور قبل دخول طلاق دیدیا اسلیے متعہ واجب ہی جو متوسط القیمت تین کپڑہ ہین کرتا دوپٹہ چادر۔

خلوت

(دعوے خلوت صحیحہ) عورت مدعی ہے کہ اس مرد نے مجھسے نکاح اتنے روپیہ مہر پر نکاح کیا تھا اور اوسپر خلوت کی تھی جو مانع شرعی یا مانع طبع وہان نہ تھا اور اوسکے بعد طلاق بائن دے چکا ہی کہ جسکا یہ مقر ہے اسلیے مہر واجب ہے اوسکو بلا لیا جاوے اور جواب لیا جاوے۔

حرمتہ غلیظہ

(حرمتہ مغلظہ) عورت مدعی ہی کہ اس مرد نے مجھسے اتنے مہر پر نکاح صحیح کیا تھا اب اسنے تین طلاق دیکر حرمتہ مغلظہ کر دیا کہ بے نکاح مرد غیر مین اسکو نکاح نہین کرسکتی ہون اور اسپر حلال نہین ہو سکتی ہون باوجود اسکے مجھکو روکے ہوئے ہے واجب ہے کہ میرا مہر اور نفقہ عدت دیکر میرا راہ نہ روکے اور اوسکو بلاکر جواب لیا جاوے۔

یا یہ تین طلاق مغلظہ دیکر اوسنے اقرار حرمتہ مغلظہ بہ تطلیق ثلاث کر چکا ہے۔

یا اسنے یہ قسم کھائی تھی کہ مین یہ کام نکرونگا اگر کرونگا تو میری زوجہ مجھپر تین طلاق کی ساتھہ مطلق اور حرام ہوجاوے گی۔ اور اسنے یہ کام کیا ہے اسلیے قسم ٹوٹی (حانث ہوا) اسلیے مجھپر تین طلاق واقع ہوئی ہین۔

یا ایک طلاق ہو یا دو طلاق ہون یا کوئی سبب ہو غرضکہ دعوی مین درج ہو

فیصلہ

(فیصلہ) حاکم فیصلہ لکھے کہ مین نے بہ ثبوت حرمتہ غلیظہ مدعا علیہ پر حکم صادر کیا کہ اس عورت کا مہر دیوے اور نفقہ دیکر اسکو رخصت کرے اور اس سے دست بردار ہو اور جو سبب حرمتہ مغلظہ ہونے کا ہوا اور جو اوسکا ثبوت ہو وہ سب فیصلہ مین درج کیا جاوے۔

(ثبوت طلاق صرف بشہادت بدون دعوی عورت کی) جب گواہ عدالت مین گواہی دین کہ فلان شخص اپنی عورت کو مسماۃ فلان کو طلاق دے چکا ہے اور ہم صرف اپنی دیانت سے یہ امر عدالت پر ظاہر کرتے ہین اور گواہی دیتے ہین (تا حرام واقع نہووے) قاضی ان دونون مرد و عورت کا جواب لیگا۔ وہ انکار کرین۔ حاکم عدالت بشہادت گواہان حرمت کا فیصلہ لکھے گا اور مفارقت کرادیگا۔ اور حکم دیگا کہ عورت

عدت کے بعد جس سے چاہے نکاح کرے اور وہ شخص اس عورت سے صحبت کرے
اور اگر اوس سے طلاق واقع ہوجاے اور عورت راضی ہو تو اول سے نکاح
کر سکتی ہے —

قضیہ طلاق زن غائب

عورت مدعی ہے کہ میرا خاوند مجکو طلاق دیکر چلا گیا — اور اس شخص حاضر موجود
پر اوسکا مال اسقدر ہے اور یہ اوسکا میرے مہر یا میرے نفقہ کے لیے یا دونوں
کے لیے ضامن ہوا تھا اس سے دلوا دیا جاے — مدعا علیہ ضمانت کا مقر اور طلاق
کا منکر ہے تو عورت گواہوں سے ثابت کر سکتی ہے —
اب حاکم بہ ثبوت طلاق اس شخص پر بسبب ضمانت حکم مہر یا نفقہ دیگا — اور
دونوں امر کا منکر ہو تو دونوں امر کا ثبوت عورت دیگی —

دعوی تفریق بعدم نفقہ

(دعوے تفریق بعدم نفقہ) دونوں زوج و زوجہ صغیرہ ہیں — زوج بالغ و زوجہ
صغیرہ ہے — زوج نابالغ زوجہ بالغہ ہے — دونوں بالغ ہیں — ۱ - ۲ - میں
زوجہ کا باپ مدعی نفقہ ہوا — ۳ و ۴ میں خود زوجہ مدعیہ ہو سکتی ہے — حاکم عدالت

حنفی قاضی دوسرے مذہب پر عمل کر سکتا ہے

حنفی المذہب دعویٰ اور شہادت لکھکر قاضی شافعی کو مقدمہ دیدیگا کہ وہ
حسب مذہب خود بعدم نفقہ فیصلہ تفریق لکھے گا —

یمین مضافہ

ایک شخص نے قسم کھائی میں جس عورت سے نکاح کروں اوسکو طلاق ہے —
ایک مرد قاضی حنفی کے پاس آیا اور عرضی دی کہ میں نے یہ قسم کھائی تھی کہ میں
جس سے نکاح کروں اوسکو طلاق ہے اب میں نے نکاح کیا ہے تو اوسپر طلاق واقع
ہو گئی — اب میرا یہ مقدمہ عدالت شافعی میں بھیجدیا جاے کہ یہ قسم باطل کر دے
اور یہ نکاح صحیح ہو جاے — حاکم یہ درخواست قبول کرے اور حاکم شافعی سے فیصلہ

کرادے کہ یہ قسم باطل ہے اور نکاح صحیح ہے۔

عنین

عنۃ کا دعوے تفریق کے لیے — عورت نالشی آئی کہ میرا مرد مجھسے صحبت نہیں کرسکتا ہے
اور مرد مدعی ہے کہ مین نے صحبت کی ہے — اگر عورت وقت نکاح باکرہ تھی قاضی
عورتون کو دکھلائے گا (جو اس کام مین ماہر ہین) ایک عورت بھی کافی ہے
اور دو ہون تو احتیاطًا بہتر ہے — اگر وہ کہین کہ یہ عورت باکرہ ہی تو ایک سال
کی مہلت اور دیگا (سال شمسی) اور اگر مرد رسیدہ ہی (ثیب) تو مرد کو قسم دینگے
کہ تو نے صحبت کی اگر وہ قسم کیا گیا تو عورت کا دعوی خارج مرد کا دعوی ثابت
اب مہلت دینے کی ضرورت نہوگی — اور قسم سے انکار کیا (نکول) تو مرد کا عدم صحبت
پایا گیا اب ایکسال کی مہلت دینگے —

اور حاکم تاریخ مہلت لکھدیگا اور وہ ہی روز نالش ہوگا — جب سال تمام ہو تو پھر
عورت عورتون کو دکھائی جاسے — اگر اونھون نے کہا کہ باکرہ ہے تو دعوی عورت کا ثابت
ہے — حاکم اوسکو حکم دیگا کہ اس مرد کے ساتھ چاہے رہے چاہے نہ رہے — اور
اگر کہا کہ ثیب ہی تو مرد کو قسم دینگے اگر وہ کھا گیا تو اوسکا دعوی ثابت اور عورت کا
دعوی خارج — اور نکول کیا تو عورت کا دعوی ثابت اوسکو حکم ہوگا کہ تجھے اختیار
ہے خواہ اس مرد کے ساتھ رہے خواہ نرہے —

ثبوت نسب

(دعوی نسب) عورت کے پاس بچہ ہے ایک مرد پر مدعی ہوئی کہ یہ بچہ اس مرد کا ہے
جو صحبت بحالت نکاح پیدا ہوا ہے — اسکا نفقہ اس مرد سے دلایا جائے —
یا مرد کے پاس بچہ ہے ایک عورت پر دعوی کرتا ہی کہ یہ میرا بیٹا ہے جو بحالت قیام
نکاح اس عورت سے پیدا ہوا ہے — اول مین مرد منکر ہے دوم مین عورت منکر ہی

یا ایک مرد مدعی ہو کہ میں اس مرد کا (یا اس عورت کا) باپ ہوں - یا ایک مرد
(یا ایک عورت) مدعی ہو کہ میں اس مرد کی اولاد ہوں - یا عورت کسی دوسرے پر
(یا کسی عورت پر) مدعی ہو کہ میں اسکی ماں ہوں - یہ سب دعاوی صحیح ہیں جنہیں
عام بشہادت ثابت ہوتے ہیں -

مقدمہ اور اوسکا دفع

زید نے بکر پر دعوی کیا کہ یہ شئے (مثلاً گھوڑا) جو تیرے قبضہ میں ہے یہ شئے فلاں تاریخ
فلاں مہینے فلاں سال میں خالد سے خریدی تھی اور مدعی الیہ (بکر) منکر ہوا
زید (مدعی) گواہ لایا اور فیصلہ پایا - اب (مدعاعلیہ) بکر گواہ لایا کہ زید کی خریداری
سے ایک سال پہلے خالد جس سے تو خریدنے اور مالک ہونے کا دعوی کرتا ہے
اقرار کر چکا تھا کہ یہ شئے میرے بھائی مسمی سالم کی ہے اور سالم نے اوسکی تصدیق
کی تھی اور میں سالم اوسکے بھائی سے خرید چکا ہوں تو یہ دعوی زید کا باطل ہے
تو یہ دفع دعوی صحیح ہے گواہوں سے ثابت کر سکتا ہے اور فیصلہ پا سکتا ہے
اور زید مدعی اگر بکر سے تاریخ و وقت و مہینا و سال پوچھے گا تو ضرور نہیں ہے
کہ حاکم اوس سے بالضرور دریافت کرے - کیونکہ بقدر حاجت وہ ثابت
کر چکا کہ تیری خریداری سے ایک سال پہلے -

بقدر حاجت ثابت کرنا

دعوی عصوبت

دعوی عصوبت احمد بن عمر بن عبداللہ بن عمر - ابوبکر بن محمد بن عمر پر مدعی ہے
کہ سعد بن احمد بن عبداللہ بن عمر مر گیا اور اوسکا ترکہ ابوبکر کے پاس ہے اور
اوسکی زوجہ سارہ اور بیٹی سعادت اور میں اوسکا چچیرا بھائی ہوں اسلیے

مسئلہ وقفہ موافق بالربع — وقفہ ۱۲ - دینار ۴ دینار اوسکے ترکہ ۱۲ دینار سے دلایا جاوے
(زوجہ — بنت — ابن العم)

مدعاعلیہ منکر ہے کہ مجکو اسکے وارث ہونے کی خبر نہیں ہے اور مدعی گواہ لایا -

نتیجہ یہ ہے تینون عدد مدعی کا دعوی اور مدعا علیہ کا انکار اور مدعی کے گواہون کا اظہار
لکھکر نتیجہ مقدمہ بیان ہوتا ہے۔

دفع — مدعی علیہ نے اوسکا یہ جواب دیا کہ یہ مدعی پہلے اقرار کر چکا ہے کہ مین اسکا
ذو رحم ہون تو اوسکا دعوے عصوبت باطل ہوجائیگا کیونکہ دونون دعوی مین
تناقض ثابت ہوا ہی۔

دعوی قذف و تعزیر — زید بکر پر مدعی ہی کہ اوسنے مجکو زنا کی تہمت (قذف) لگائی ہی۔ اوسکو اسّی کوڑے
مارے جانے چاہئین۔

اور اگر گالی کا دعوی ہی تو وہ بعینہ بیان کیا جاے کہ کیا کہا مثلاً کہا ائیسا
اسکو حد التعزیر مارے جاے۔ حاکم مدعا علیہ کو طلب کرکے اوس سے
جواب لیگا۔

دعوی سرقہ — زید نے بکر پر دعوے کیا کہ میرے گھر مین فلان جگہ جو اتنے روپیے دھرے
ہوئے تھے اور تو بھی اوس گھر مین رہتا ہی تو نے اوس مین سے اتنے روپیے چرائے۔
بکر مدعا علیہ نے کہا تو قسم کھاجاے تو مین اتنے روپیے تجکو دیدونگا۔ مدعی نے قسم
کھائی اور مدعی علیہ نے نصف زر دعوی تو دیدیا اور نصف کی بابت خط تمسک لکھدیا۔
اب مدعا علیہ دعوے کرتا ہی کہ جتنے روپیے مین نے مدعی کو دیے ہین وہ واپس لائے جاین۔

قسم پر صلح کرنا باطل ہی — پس امام محمد فرماتے ہین کہ قسم پر صلح کرنا باطل ہی۔ مدعا علیہ مدعی سے اپنا زر
واپس لیگا۔

دعوی — نان بائی نے (جو اصل مالک ہی) اپنی دوکان پر کسیکو روٹیان دیکر بٹھایا کہ
بیچا کرے اوسکو صاحب دوکان (دوکاندار) کہتے ہین اب نان بائی دوکاندار

دعوی کرتا ہی کہ تو نے اتنے پیسے بیس روٹیون کی قیمت مین سے چورا لیے اوسنے
انکار کیا۔ نان بائی نے کہا کہ تو نے یہ اقرار کیا تھا کہ مین نے ہر روز پانچ
درہم اس طرح کمائے کہ گاہکون کو کم دیتا تھا اور قیمت پوری لیتا تھا۔ بیس
روٹیون کی قیمت مین سے مین نے کچھ نہین چورایا ہی۔ یا تو نے کہا تھا کہ مین
کم وزن روٹی دیکر گاہکون سے پیسے کماتے ہین تو ان دونون صورتون
مین نان بائی کا دعوے دوکاندار پر قابل سماعت نہوگا۔ کیونکہ قیمت کے
مالک گاہک لوگ ہین۔ نہ نان بائی۔

دعوی شرکت عنان

(شرکت عنان) زید بکر پر مدعی ہی کہ مین نے اور اوسنے اپنا اپنا مال ملایا اور
دونون نے اپنے اپنے روپیہ کے موافق تجارت کرنی شروع کی اور اللہ تعالی
نے اوسمین اسقدر ربح دیا۔ اور ہر ایک کا مال اتنا اتنا تھا۔ اور دستاویز بھی
لکھی گئی اور اوسمین تاریخ لکھی گئے اور اوس روز سے روز فرمائش تک اسقدر
ربح ہوا۔ اب مدعا علیہ بکر اصل راس المال اور اسقدر حصہ ربح مجکو نہین دیتا ہی
دلایا جاوے۔

دفع

اسکا دفع یہ ہو سکتا ہی کہ اسکا دعوی جھوٹ ہی مدعی اپنا اتنا زر راس المال اور اتنا
ربح لیچکا ہی مین نے اوسکو زر دعوی سب دیدیا ہی۔ اب اوسکا دعوی نہ رہا۔

دعوی وقف

دعوی وقف زید حاضر آیا اور بکر کو بھی لایا اور ایک حکم کسی قاضی وقت کا
پیش کیا کہ فلان ضیعہ محدودہ بحدود اربعہ مندرجہ صک فلان نے وقف کیا تھا
اور فلان تاریخ متولی کو سپرد کیا تھا اور تمام شرائط وقف کے پورے کیے تھے
اور ضیعہ مذکورہ وقف اور صدقہ ہی اور اس بکر مدعا علیہ کے قبضہ مین ناحق اور

بے وجہ ہے - اسکو واجب ہی کہ یہ ضیعہ مجکو دیدے تا جملہ شرائط وقف اوسپر
جاری کیے جائین - یہ سبب ہی کہ مدعی کے پاس حکم ہو - اور حکم ہو تو
یہ بیان کرے کہ جمیع ضیعہ جسمین دس دیر (گھر) باہم متصل واقع ہین بجاری
کے علاقہ مین فلان گانو مین واقع ہین اور اوسکے حدود یہ ہین کہ ایک حد تو
راہ عام ہی اور حد دوم وسوم بھی راہ عام ہی اور حد چہارم راہ کوچہ کہ
جسپر راہ آمد ورفت اور دروازہ ہے مع تمام حقوق وحدود کے وقف
موروثے فلان نے اپنی زندگی اور صحت مین اور بعد اپنے مرنے کے اپنا
خالص مال اور اپنا خالص ملک وقف اور صدقہ دیا ہی - اور شرط یہ کی تھی کہ
عمدہ طور پر (استغلال) منافع حاصل کیا جاے اور جو اللہ تعالی رزق
دیوے اوس اولاد کی مرمت ہوتی رہے اور جو بچے فلان مسجد پر صرف کیا جاے
جسکے یہ حدود ہین اور جو بچے فقرا مسلمین کو دیا جاے اور یہ ضیعہ اوسکی ملک
تھا اور اوسنے وقف کرکے فلان متولی کو دیدیا - اس مدعی علیہ کے قبضہ مین
بے وجہ اور ناحق ہی اسکو طلب کیا جاے اور جواب لیا جاے -

جواب — مدعا علیہ نے جواب دیا کہ اس زمین محدودہ کی مجھکو خبر نہین ہی اور نہ اس
مدعی کے سپرد کرنے کی ہی - اب مدعی چند آدمی گواہ لایا -

فیصلہ — حاکم موافق قاعدہ کے فیصلہ دیوے اول دعوی مدعی اور پھر جواب مدعا علیہ
اور پھر گواہی سب لکھی اور لکھے کہ میرے نزدیک اس شہادت سے دعوے
ثابت ہوا اسلیے مین نے حکم اسکے وقف کا کیا -

جیبعہ وقف — اور اگر مدعی یہ دعوے کرے کہ یہ اصل واقف ہی اسنے وقف کیا اور متولی کو سپرد کردیا

اور پھر وقف سے رجوع کر کے اپنے ملک مین داخل کر لیا اوس سے جواب لیا جاے -
مدعا علیہ واقف نے جواب دیا کہ یہ زمین میری ملک ہے اور میرے قبضہ مین ہے
اور کسیکو دینے کی نہین ہے -

تنبیہ — حاکم فیصلہ دینے کے بعد اس نے حکم دیا کہ وقف صحیح ہے اور رجوع واقف کی باطل کی اور اوسکے قبضہ سے نکالکر متولی کے حوالہ کر دی -

مقدمہ — زید حاضر آیا اور دعوی کرتا ہے کہ فلان زمین جو فلان گانون مین واقع ہے اور اوسکی یہ حدود ہین - یا فلان حویلی جسمین اتنے مکانات دالان و کوٹھری وغیرہ واقع ہین اور اوس حویلی (دار) کے یہ حدود ہین بکر کے قبضہ مین بے وجہ اور ناحق ہے اسکو چاہیے کہ میری زمین مجکو دیدے اور اپنا قبضہ اوٹھا لے اور اوس سے دست بردار ہو جاے - اس سے جواب لیا جاے -

جواب — اوس سے جواب لیا گیا تو جواب دیا کہ یہ زمین جو مدعی دعوی کرتا ہے میری ملک ہے میرا حق ہے مدعی کو دینے کی نہین ہے - اب مدعی گواہ لایا کہ یہ زمین محدودہ بحدود مذکور مدعی کی ہے ملک اور حق مدعی ہے اور اوسکا باپ وقت وفات تک اوسپر قابض تھا

فیصلہ — موافق قاعدہ بالا کے دعوی مدعی اور جواب مدعا علیہ و گواہی گواہان مدعی لکھکر فیصلہ دیا جاے -

تردید — مدعا علیہ نے تردید کی کہ مین یہ زمین مدعی سے خرید چکا ہون اوسکا دعوی باطل ہے اور اوسکو گواہون سے ثابت کیا -

فیصلہ — اوسکے حق مین بتردید دعوی مدعی دیگا -

دیکھو گھر بوراثت پدری — مدعی کہتا ہے کہ یہ حویلی میرے باپ کی ہے فلان گانون مین محدود بحدود اربعہ

چنین و چنان اور مدعاعلیہ کے قبضہ مین بے وجہ وناحق ہی اور میرا باپ مر گیا اور
یہ حویلی اوسکا ترکہ ہے اور مین اوسکا بیٹا ہون اور سوا میرے اوسکا کوئی اور وارث
نہین ہی - مدعاعلیہ نے انکار کیا - مدعی گواہ لایا جو گواہی مدعی کے موافق ہی -
فیصلہ موافق دعوی مدعی دیا گیا -

ذکر مدعیان یہ اوسوقت ہی کہ وارث ایک ہی اور جب کئی آدمی ہون تو اونکا سبکا ذکر عرضی دعوے
مین ہونا چاہیے -

تردید مدعاعلیہ نے جواب دیا کہ مدعی کا باپ میرے ہاتھہ بیچ مرا ہی - اور اسپر گواہ لایا -

فیصلہ اسلیے فیصلہ مدعی علیہ کے لیے دیا گیا

عرضی دعوے منقولہ زید آیا بکر کو لایا کہ جسکے ساتھہ ایک گھوڑا ہی کہ جسکا (جثہ) آنگ متوسط ہی اور رنگ
اوسکا ابلق ہی دونون نتھنے (نکسوری) چرے ہوئے ہین بائین باز والیسی
صورت کا داغ ہی (مثلاً گول) داہنی طرف ایال پڑی رہتی ہی دم پوری ہے
(محجل الرجلین والیدین) پنج کلیان ہی داہنا کان کٹا ہوا ہی جسکو (سوفال)
چار گوش کہتے ہین یہ (برذون) گھوڑا میرا ہی اور اس مدعاعلیہ بکر کے ہاتھہ
مین بے وجہ وناحق ہی مجکو دیدے اور اوس سے دست بردار ہو -
مدعاعلیہ نے جواب دیا کہ یہ میرا گھوڑا ہی میرا حق ہی میری ملک ہی مدعی کا نہین ہے
نہ اوسکا حق ہی نہ اوسکو دینے کا ہی -

گواہ مدعی مدعی اپنے گواہ لایا کہ جنکے نام وحلیہ وغیرہ یہ ہے -

فیصلہ فیصلہ موافق مذکورہ بالا -

دفع اسکا دفعہ مدعاعلیہ نے یہ کیا - ایک تردید یہ ہی کہ مین نے یہ گھوڑا اوس سے خریدا تھا

اسلیے اسکا دعوے باطل ہی- دوم تردید- کہ یہ گھوڑا مین نے اوس سے کرایہ لیا ہے میرے پاس بکرایہ ہی نہ مالکانہ- سوم یہ کہ یہ بچھیرا میری گھوڑی کا بچہ ہی جو میری مالک تھی اور جس روز تک کہ یہ بچہ جنی میری ملک اور میرے قبضہ مین تھی (رکہ وہ گھوڑی جو نسل لینے کے لیے ہوتی ہی) اسلیے یہ بچھیرا میرا ہی اور مدعی کا دعوی باطل ہی- اب بلحاظ اس تردید کے فیصلہ دیگا-

دعوی حویلی

فلان گانون مین حویلی ہی جسکی یہ حدود ہین اس مدعا علیہ کی تھی اور اسکے ملک اور قبضہ مین تھی- مین نے اس سے اتنے روپیہ کو خریدی ہی اور روپئے قیمت کے تمام وکمال لے چکا ہے- اسلیے یہ گھر میری ملک ہی اور میرا حق ہی مجھکو نہین دیتا ہی مجھکو دلایا جاے اسکا قبضہ اسپر ناحق اور بے وجہ ہی- اور اگر قبالہ بیع ہوا ہو تو اوسکی نقل تمام عرضی مین لکھی جاے- اور سب مضمون مذکورہ بالا اوسمین درج ہو-

عذرداری

ایک شخص قاضی سمرقند کا فیصلہ لایا کہ یہ گھوڑا میرا ہی- مدعا علیہ (مدعی اول) نے جواب دیا کہ اس فیصلہ کی مجکو خبر نہین ہی اور پھر اس مدعا علیہ کو گھوڑا دینا واجب نہین ہی مدعی نے ثابت کیا کہ یہ فیصلہ سمرقند کے حاکم کا ہی-

فیصلہ

اس عذرداری پر قاضی فیصلہ بحق عذرداری دیگا- اس بنیاد پر کہ سمرقند کے قاضی نے اسکے لیے یہ فیصلہ دیا ہی- کہ جن سے اسکا استحقاق ثابت ہوا-

مقدمہ قصاص

زید بکر کو پکڑ لایا کہ اسنے میرے باپ مسمی خالد بن فلان فلانے کو بے حق و بے سبب چھری (سکین) سے قتل کیا یا چھری سے اوسکو زخمی کیا کہ اوس زخم سے اوسیوقت مر گیا کہ شرعًا اسپر قصاص واجب ہی اور اگر (اوسیوقت) نہ لکھا اور

یہ لکھا کہ وہ ہمیشہ زخمی ہوکر صاحب فراش رہا یہانتک کہ مرگیا کافی ہی اور مرگیا یہ
بھی نہ لکھا تو بھی کافی ہی اور یہ لکھے کہ مین اوس مقتول کا صلبی بیٹا ہون اور سوا
میرے اوسکا اور کوئی وارث نہین ہی اور مجھی کو اوسپر حق ہی کہ قصاص لون مجھکو
اوسپر قدرت (تمکین) دیجاے کہ مین اوسکو قصاص کرون - اور تلوار اور نیزہ
اور سوئی اور تیر کا بھی یہی حکم ہی - اور قصاص جب ہی لازم آتا ہی کہ قتل لوہے
سے ہو یا ہتیار ہو اور دھار دار ہو کہ جس سے بدن پھٹتا ہی یا نہو مثلاً ترازو کی
بٹ - یہ روایت ظاہر الروایۃ کی ہی اور امام طحاوی نے حضرت امام کی یہ روایت
لکھی ہے کہ بٹ کی دھار نہو تو قصاص نہوگا اور صاحبین کہتے ہین کہ اگر ایسی
چیز (بٹ وغیرہ) سے ہلاکت غالباً ہو تو قصاص ہی ورنہ نہین - تو اونھون
نے موافق روایت اصل اوس لوہے کو جو دھار دار نہو تلوار کے حکم مین داخل
کیا ہی - اور طحاوی کی روایت پر لٹھہ کا حکم ہی - اور لٹھہ پر صاحبین کہتے ہین
کہ اگر غالب ہلاکت ہو تو قصاص ہی ورنہ نہین - اور باپ اور مان اور
بیٹی اور جورو سوتیلا بھائی سب وارث ہو سکتے ہین اور کئی وارث ہون
تو ہر وارث مدعی قصاص ہو سکتا ہی اور قصاص کر سکتا ہی یہ جب ہی کہ سب
بالغ ہون - اور کوئی بالغ اور کوئی نابالغ ہون تو اسمین کہ بالغ قصاص
کر سکتا ہی بہت اختلاف ہی - اور حاکم کے مذہب مین بالغ کو استحقاق ہو
تو وارثون کا ذکر لکھکر بالغ کا مستحق قصاص ہونا عرضی مین لکھا جاے -

مقدمہ دیت

یا مدعی ہی کہ میرے باپ کو اسنے بھتیجا مار ڈالا کہ اسنے تیر نوسے کے بھال کا شکار
پہ چلایا تھا کہ وہ میرے باپ کو جا لگا اور زخمی کیا اور اوس سے اوسیوقت مرگیا

باکہا کہ صاحب فراش رہکر مرگیا تو بھی کافی ہے۔ اور اوسکی دیت اس قاتل اور اوسکی عاقلہ پر واجب ہے دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار یا سو اونٹ۔ ادا اس دیت کا واجب ہے—

دعوی وراثت مناسخہ

جب کوئی مدعی ہو کہ زید مر گیا اور مین ایک بیٹا اور دو بیٹیان اور ایک جورو وارث رہے۔ پھر ایک بیٹی مر گئی اور ایک فرزند اور ایک خسم چھوڑا۔ اور پھر وہ فرزند مر گیا اور ایک جورو چھوڑی اب اسکا مناسخہ لکھکر اور اپنا حصہ متعلق کر کے اس حویلی مین سے جو زید نے چھوڑی خالد پر مدعی ہے کہ وہ قابض ہے—

دعوی وصایت

زید کہتا ہے کہ بکر باپ اور مان اور جورو اور بیٹا اور دو بیٹیان چھوڑ کر مر گیا اور مین اوسکا بھائی ہون اور خالد کے پاس اوسکا ترکہ ہے اور بکر میرے لیے وصیت کر گیا کہ اتنے روپئے اوسکے ترکہ مین سے مجکو دینا—

وصیت مدعی ... اولاً ثبوت وصایت لیا جائے اور پھر اسکے مدعا علیہ جواب لیا جائے بخلاف مقدمات کے

اب بخلاف تمام مقدمات کے اولاً مدعی سے گواہ ثبوت وصایت پر لیے جاوینگے اور پھر مدعا علیہ سے جواب لیا جاوے۔ کیونکہ موصی لہ گو اقرار بھی کرے تو بھی ثبوت وصایت مدعا علیہ نہین ہو سکتا ہے—

دعوی بلوغ یتیم

ایک لڑکا مسمی زید بکر کو عدالت مین لایا اور مدعی ہے کہ میرا باپ اوسکو وصی کر کے اور مال اوسکو سپرد کر کے مر گیا اب مین بالغ ہون مجکو احتلام ہوتا ہے یا میرا سن ۱۸۔ ۱۹۔ برس کا ہے میرا مال مجکو دلا دیا جاوے—

دعوی افلاس

زید پر بکر نے مثلاً ایک سو روپیہ کا دعوی کیا۔ اب زید مدعی کہتا ہے کہ مین مفلس ہون میرے پاس اس کپڑون کے سوا جو میرے انگ پر ہین یا رات کے

اوڑھنے بچھانے کے سوا اور کچھہ نہین ہی۔ اسکی گواہ بھی گواہی دیتے ہین کہ ہمنے پوشیدہ اور ظاہر اسکا حال دیکھا اس کپڑون کے سوا اور مال یا اسباب اسکا ہمکو معلوم نہین ہوا۔ اور آج وہ مفلس ہی۔

فیصلہ

حاکم اس طرح فیصلہ دے کہ یہ مفلس ہی اور لوگون کا مطالبہ اسپر سے ساقط ہی۔ یہ نہین نے فیصلہ دیا کہ یہ مفلس کسی چیز کا مالک نہین ہی۔

دعوے ہلال رمضان

زید مدعی ہی کہ بکر پر میرا اشتار روپیہ قرض ہی اور ادسکے ادا کی آج غرہ رمضان تاریخ قرار پائی تھی۔ اور گواہ گذرانے کہ آج غرہ رمضان ہی۔ اتنی ہی گواہی

گواہ

دین یا چاہین تفسیر کرین کہ کل ۲۹ ماہ شعبان تھی وقت نماز مغرب ہمنے چاند دیکھا آج غرہ رمضان ہی۔ اور یہ گواہی بے دعوی ہی مقبول و مسموع ہی۔

گواہی ہلال و دعوے قبول ہی

وکیل مخدرہ نے دعوے کیا کہ زید پر فلان عورت کا اشتار روپیہ آتا ھے۔

مخدرہ پردہ دار عورت

زید نے جواب دیا کہ مدعیہ خود حاضر آئے تا جواب دیا جاوے۔ وکیل مذکور نے

پر دعوے

کہا کہ وہ مخدرہ پردہ نشین ہی اپنی حاجات کے لیے باہر نہین نکلتی ہی اور مردون سے مخاطبت نہین کر سکتی ہی۔ حاضری عدالت کا بیان مدعا علیہ کا باطل ہی اس سے باز رہنا چاہیئے۔

کتاب حکمی

مدعا علیہ ایک بلدہ مین ہی مدعی ادسکے لانے پر اس بلدہ کے محکمہ مین قادر نہین ہی اسلیے ضرورت ہوئی کہ اس بلدہ کی عدالت مین اپنا دعوی پیش کرے اور گواہ گذرانے۔ یہ عدالت ادسکو ایک خط اوس عدالت کے نام پر لکھدے کہ فلان نے یہ دعوی کیا (تفسیر دعوی) اور گواہ لایا اور گواہون نے جو گواہی دے بعینہ درج کرے۔ اور خاتمہ پر اپنی مہر کرے اور مدعی کے

حوالہ کردے کہ اوس بلدہ کی عدالت مین جا کر دیوے (اس خط کو کتاب حکمی اور کشادنامہ کہتے ہین) یہ خط پڑہکر مدعا علیہ کو طلب کرے اور اوسکا جواب لیوے اور موافق قاعدہ کے فیصلہ کرے۔

دعوی مکان وغیرہ

دعوی مکان محدود ہو یا دعوی مضاربت و بضاعت ہو یا دعوی مضاربت متوفی کے وارثون پر ہو۔ اور مقدار راس المال و ربح صراحۃً بیان کیا جاے یا شرکت عنان ہو۔

دعوی شفعہ

اسی طرح دعوے شفعہ پر گواہان طلب مواثبت و طلب اشتہاد کی گواہی لکھے اور یہ بھی کہ مدعا علیہ نے وہ مکان خرید اہی اتنے کو اور اوسکے قبضہ مین ہی اور مدعی اوسکا بحق شفعہ مستحق خریداری ہی۔

فیصلہ

اور عدالت موافق اوسکے فیصلہ دیوے جیسا ثابت ہووے۔

دعوی مزارعت

مالک زمین (زمیندار) اور مزارع (کسان) مین زراعت سے پہلے جھگڑا ہوا کہ فلان (رستاق) پرگنہ مین فلان گانون مین زمیندار کی زمین ہے جسکی یہ حدود ہین اور وہ زمین تین سال یا ایکسال کی زراعت کے لیے مجکو (قول) پٹہ دی ہی کہ مین اپنی تخم ریزی کرون اور اپنے بیل سے زمین کو جوت کرون اور فلان تاریخ سے فلان تاریخ یہ قول و تعہد اور پٹہ (صک) دیا ہی۔ اب یہ زمیندار مدعا علیہ مجکو زمین نہین دیتا ہی کہ مین اوسمین زراعت کرون۔

اور اگر زمین مین زراعت کر دی اور کھیتی کھڑی ہی اور گیہون کی (سنبل) بھال لگی ہی اب قریب پکنے کے ہی۔ اب مجکو اوسمین کام کرنے نہین دیتا ہے

اور آپ اوسپر قابض ور اوسکا محافظ ہوکر بیٹھا ہی۔ اوسنے مجھکو کھیتی دلادیجاے کر اوسکے پکنے تک مجاز اوسپر عمل کرنے دے اور بعد پکنے اور کٹنے کے اپنا حصہ لے لیوے۔

اور اگر کھیتی پک کر کٹی ہی تو دعوے کرنا چاہیے کہ مینے اپنے تخم اور اپنے بیل سے کھیتی بوئی اور کھیتی پک کر کٹ چکی ہی اور یہ زمیندار سب پر قابض ہوگیا مجکو میرا حصہ نہین دیتا ہی جو نصف نصف ٹھہرا تھا۔

اجارہ — یا زمین باجر معلوم و معین لے لے تا زراعت کرے۔ صورت دعوی وہی ہے مگر استحقاق زرکرایہ ہوگا نہ حصہ پیداوار۔

فیصلہ — عدالت یا فیصلہ تخلیہ زمین یا تخلیہ کھیتی یا تخلیہ غلہ یا حق اجرت معلوم صادر کریگا جو ثابت ہوگا۔ اور جو مرجاے گا اوسکے وارث اوسکے قائم مقام ہونگے۔

رجوع ہبہ — زید بکر پر مدعی ہی کہ مین نے اوسکو فلان شی ہبہ کی تھی کہ اسنے مجلس ہبہ مین قبضہ کیا تھا اور شی موہوب موجود ہی نہ زیادہ ہوئی نہ کم اور نہ تغیر ہوئی۔ اسنے مجکو کچھ اوسکی عوض نہین دیا ہی اسلیے مین رجوع کرتا ہون میرا موہوب دلا دیا جاے۔

فیصلہ — صحت رجوع پر فیصلہ کیا جاے۔

منع رجوع — اور موہوب لہ اوسکی تردید کرسکتا ہی کہ موہوب مین زیادتی متصل واقع ہوئی ہے رجوع منع ہے۔

دعوی فک رہن — مین نے یہ تھان اطلس زید کے پاس گروی اتنے روپیہ پر رکھا تھا جو ابتک

اوسکے قبضہ مین ہی یہ مال زر زمین موجود دلا یا ہون عرض ہین لیکر میرا گہر مجھکو واپس دیدے —

دعوی چیدنا

مدعی حیدرآباد مین ہی مدعا علیہ اورنگ آباد مین ہی اور زمین متنازعہ حیدرآباد مین ہی جہان مدعی رہتا ہی — اول مدعی نے حیدرآباد کے حاکم سے درخواست کی کہ مقدمہ میری زمین کی حقیقت کا دریافت کرکے بنام قاضی اورنگ آباد کتاب حکمی دیوے — جب وہ کتاب حکمی اوسکو ملجاوے تو اورنگ آباد مین جاکر اوسکے حاکم کو دیوے — وہان کا حاکم یا مدعا علیہ یا اوسکا وکیل اوسکے ساتھ حیدرآباد بھیجدے گا تا یہان فیصلہ ہی ہوجاوے اور اوسکی تعمیل بھی ہوجاوے — یا بعد دریافت کتاب حکمی مدعی کے حوالہ کردے پر زمین مدعی کو نہین دے سکتا ہی کہ زمین اوسکے علاقہ مین نہین ہی کہ تسلیم (تعمیل) سے عاجز ہونا تسلیم کا (تعمیل) مانع ہی — اور حکم اور فیصلہ سننے کا مانع نہین ہی — پر حاکم حیدرآباد اس بنا پر تعمیل نہین کرسکتا ہی کہ قضا علی الغائب جائز نہین ہے — پر جبکہ حاکم اورنگ آباد اپنے فیصلہ مین یہ لکھدے کہ حاکم حیدرآباد تعمیل اس فیصلہ کی کردے اور مدعی کو زمین متنازعہ دلا دیوے تو حاکم حیدرآباد بیشک اوسکی تعمیل کرسکتا ہی اور زمین متنازعہ مدعی کو دلا سکتا ہے —

قضا علی الغایت

دوم حاکم حیدرآباد کے فیصلہ کی تعمیل حاکم اورنگ آباد فوراً کردے گا — مدعا علیہ کو حکم دے کہ زمین مدعا علیہ کے حوالہ کرے اگر نکرے تو خود دلاوے کہ اوسپر حکومت حاصل ہی (جیسا اول صورت زمین تھا) —

سوم۔ حاکم حیدرآباد جب حاکم اورنگ آباد کو لکھے تو یہ حاکم اوسکے ساتھ مدعاعلیہ کو کردے تا حاکم بدر کے پاس لیجاوے یا جیسا اوپر بیان ہوا سب یہان بھی عمل مین آوے گا۔

بخارا کا قاضی اپنا حکم (رسم) وقف پر متولی مقرر کرنیکا اس طرح لکھے کہ بلدہ بخارا کے فلان محلہ کے فلان کوچہ کی مسجد کے جماعت والون نے فلان بن فلان کو اس مسجد کی اوقاف کی درستی کے لیے پسند کیا ہے کہ وہی اوسکا متولی بنجاوے کیونکہ اونکو اوسکا صلاح و تقوی اور امانت دار ہونا اور کفایت شعار ہونا اور مصارف مین واقفکار ہونا ثابت اور معلوم ہوگیا ہے اسلیے اونکے پسند اور قبول کے موافق اوسکو پسند کیا کہ یہ شخص اوس مسجد پر جو کچھ وقف ہے اوسکی حفاظت رکھے اور اوسمین احتیاط کرے اور اوسمین ضائع ہونے سے اوسکو بچاتا رہے اور اوسکی آمدنی اوسکے مصارف معمولی مین خرچ کرتا رہے اور واقف نے جو شرطین لگائی تھین اوسکی رعایت کرتا رہے اور مین اوسکو وصیت کرتا ہون کہ اللہ کا تقوی کرتا رہے اور امانت ادا کرتا رہے اور مکرو دہوکہ سے بچتا رہے (کہ نہ آپ مکر کرے اور دہوکہ دیوے اور نہ کسی کے مکرو دہوکہ مین آوے) اور خیانت نکرے نہ ظاہر اور نہ خفیہ اور مین نے اس وقف کی آمدنی مین سے دس گیارہ درہم کی اجازت دی ہے کہ (اوسکو فکر معاش سے فراغت ہو) کار وقف مین مصروف رہے۔ مین نے اوسکو یہ تولیت دی اور تولیت نامہ لکھ دینے کا حکم کیا کہ یہ اوسکے پاس سند اور حجت رہے اور اہل علم و عدل جو یہان اب حاضر ہون اونکو مینے اسپر گواہ کیا ہے۔ اور حج

وقف پر متولی کے تقرر کرنیکا رو بکار

اس قاضی کی عدالت دستخط کی ہوا اور حکمنامہ کی پیشانی پر لکھدے اور آخر
مین تولیت نامہ کے لکھدے کہ یہ سب میری طرف سے صادر ہوا اور مین نے
اوسکے عنوان پر طغرے (توقیع) دستخط کر دیے ہین اور یہ سطرین میرے
ہاتھہ کی ہین —

حاکم (قاضی ضلع) سے اپنے علاقہ کے کسی حاکم کو لکھے کہ فلان تمھارے گانون کی
مسجد کے لیے جو کچھہ وقف ہین اونپر متولی بھیجا ہی اسلیے تمکو لکھا جاتا ہے کہ
ایک شخص صاحب عفت و امانت اور صاحب صلاح و دیانت اور معاملات
اور مصارف وقف مین خوب واقف ہوا اور صاحب کفایت ہو قیم مقرر
کرکے ہماری اس ہی تحریر (روبکار) کی پشت پر مشرح حال لکھہ بھیجے تا مین
اوسکو قیم مقرر کر دون —

حاکم پرگنہ مکتوب الیہ لکھے کہ مین نے فلان کو اس کام کے لیے مقرر کیا کہ
اس گانون کے (سب مشائخ) ذیعزت لوگ اوسکو پسند کرتے ہین کہ اوسمین
صلاح و تقوی و دیانت و امانت اور مصارف مین کفایت اور کار ہاے
حفاظت مین اوسکی واقف کاری ثابت ہی امید ہے کہ قاضی ضلع اوسکو تقرر
کرکے اپنا فضل و احسان کرے اور دس درہم کی آمدنی وقف سے اوسکو
اجازت فرمائے کہ اسمین اوسکو خدمت وقف پر اعانت ہو اور قاضی صاحب
اللہ تعالے کے مشکور اور ماجور ہو وین —

قاضی (حاکم عدالت) یہ روبکار لکھے کہ میری عدالت مین یہ مقدمہ پیش ہوا
کہ فلان مر گیا اور ولد صغیر اور مال چھوڑا اور کسیکو وصی مقرر نہین کیا کہ اس صغیر کے

حاکم ضلع اپنے علاقہ کے پرگنہ کو حکم بھیجے

حاکم پرگنہ کا جواب

کسیکو وصی کر

سب کام وصیت کر رہے تھے اسلیے اوسکے لیے ایک وصی ہونا ضرور ہی اور جب ہمنے
جیسے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکا چچا صاحب صلاح و امانت ہے اور
صاحب کفایت اور کارہا سے حفاظت ترکہ مین (صاحب ہدایت) واقف ہے
کہ اس ضلع کے چند آدمی فلان فلان سے یہ حال ظاہر ہوا تو ہمنے اوس چچا کو
وصی اوس صغیر پر مقرر کیا کہ اوسکے اسباب اور مال کی حفاظت کرتا رہے اور
ضائع ہونے نہ دے اور جو مال ایسا ہے کہ اوسمین آمدنی پیدا ہوتی رہتی ہے
اوسکی آمدنی بڑھاتا رہے اور آمدنی لیتا رہے اور اوس آمدنی کو ایسے کام مین
اوس صغیر کے صرف کرے کہ جو ضرور ہو مثلاً اوسکا کھانا اور کپڑا کہ نہ بہت
قلت سے ہو اور نہ بہت اسراف سے ہو اور ہمنے اوسکو وصیت کیا کہ سب
کام مین تقوے اور دیانت سے رہے اور ریا اور خیانت سے بچے اور آمدنی
سے ہمنے دس روپیہ کی اوسکو اجازت دی ہے اور ہمنے اوسکو منع کر دیا ہے
کہ بے اجازت کوئی چیز (منقول و غیر منقول) بیچنے نہ پاوے اور یہ حکم ہمنے
اوسکو لکھدیا ہے اور اوسپر گواہ کر دیے ہین — اور اوسکے خاتمہ پر تاریخ لکھی جاے
یا اپنے کسی حاکم کو لکھے میرے روبرو یہ مقدمہ آیا ہے کہ فلان گانون مین تمھارے علاقہ
کا فلان شخص مر گیا ہے اور ایک چھوٹا بیٹا اور بڑی بیٹی اور مال منقول و غیر منقول
اور حیوانات ترکہ چھوڑا ہے اور بڑی بیٹی قابض ہے صغیر کا حق تلف کر رہی ہے
تم ایک شخص کو وہان بھیجو کہ وہ سب مال ان دونون وارثون مین بعدل
و انصاف تقسیم کر دے اور صغیر پر کسیکو وصی کر کے ہمکو لکھے کہ ہم یہ تقسیم قبول
کرین اور یہ وصی قائم بالوصیات کرین اور حصّہ صغیر اوس وصی کو سپرد کرین

[illegible] لطلب مدعا علیہ

حاکم اپنے تحت کے حاکم کو لکھے کہ فلان میرے یہان نالشی آیا ہی کہ فلان نہ میرا حق دیتا ہی اور نہ میرے ساتھہ عدالت مین آتا ہی اور عدالت سے درخواست کرتا ہی کہ مدعا علیہ طلب ہو اسلیے تمکو لکھا جاتا ہی کہ دونون مدعی اور مدعا علیہ کو جمع کرے اور دعوی اور جواب سنکر رضا باہمی فیصلہ کرادے۔ اگر نہو سکے تو مدعا علیہ کو میرے پاس عدالت مین بھیجدے تا مین اوسمین فیصلہ کردونگا۔

قرض علی الغائب

قاضی حکم صادر کرے کہ فلان عورت عدالت مین آئی اور دو گواہ لائی اور مدعی ہی کہ میرا فلان شوہر بے نفقہ و لباس مجکو چھوڑ گیا ہی اور مین مضطر و لاچار ہون۔ اسلیے مین حکم دیتا ہون کہ یہ عورت شوہر غائب کے ذمہ پر اتنا روپیہ قرض لیتی رہی کہ اوسمین کھانا اور سالن روز چلیا رہے اور اتنا روپیہ ششماہی لباس کے لیے قرض لیوے جب شوہر آئیگا ادا کریگا۔ اور تاریخ تقرر قرض لینے کی اس حکم پہ لکھکر یہ حکم عورت کو حوالہ کردے۔

نفقہ

عدالت مین عورت نے دعوے کیا کہ میرا شوہر مجکو نفقہ نہین دیتا ہی۔ مین اس تاریخ سے مقرر کرتا ہون کہ اوسکا شوہر اسقدر روپیہ ماہوار اوسکے نفقہ کے لیے اور اتنے روپیے اوسکے لباس کے لیے ششماہی مقرر اور جاری کردے۔

عرضی [illegible]

زید کہتا ہے کہ مین بکر کا وصی ہون جو مر گیا تھا اور اوسکے ولد صغیر کے دین کا دعوی عمرو ن کہ فلان پر آتا ہی یہ دعوے مسموع نہوگا کہ اسمین سبب دین نہین لکھا ہی

[illegible]

کہ یہ زمین موروثی ہے اور دین صغیر کا تقسیم کے بعد ہوگا اور دین کے تقسیم بصغار وارث صغیر باطل ہے۔ اور گواہ نہ وصیت پر گواہی دیتے ہیں اور بعد باپ کے مرنے پر۔ اسلیے یہ عرضی دعوی نامقبول ہے۔

جو یہ دعوے کرے کہ مین فلان صغیر کے لیے اس زمین کا مدعی ہون تو ثابت کرنا چاہیے کہ فلان حاکم نے اسکو اس صغیر کے لیے وصی کیا ہے اور یہ بھی ثابت کرے کہ مین جیسا مجاز نالش ہون مجاز قبضہ بھی ہون کہ جو مجاز نالش ہو وہ مجاز تعمیل و قبضہ نہین ہو سکتا ہے۔ پر وصایت ثابت کرے تو مستحق قبضہ بھی ہو سکتا ہے۔

جو وقت عقد ہو — اور مقدار قیمت وہ بیان کرنا چاہیے کہ وقت عقد اوسکی قیمت مثلی ہے

ثمن مثلی — ایک شخص نے دعوی کیا کہ زید کے باپ کے پاس مین نے تھیلی سربستہ

دعوی ودیعت — ودیعت دی تھی اور اوسپر یہ لکھا تھا کہ یہ بضاعت حاجی ابراہیم کی ہے اسمین پانچ لعل بدخشانی ہین ہر لعل کا وزن ۲ درہم ہے اور سبکی قیمت اسقدر ہے (مثلاً دو ہزار روپیہ) اور اوس زید کا باپ بے بیان مر گیا اور مجکو وے بھی نہین گیا اوسکے ترکہ مین سے مجکو اونکی قیمت مذکورہ دلائی جاے اگر گواہ قیمت مذکورہ پر گواہی دیتے ہین اور اوس دن کی قیمت نہین بتلاتے ہین جس دن (مجھلا) بے بیان مر گیا ہے۔ تو یہ دعوی مسموع نہوگا کہ دعوی قیمت یوم تجہیل نہین ہے اور شہادت بھی اوس قیمت پر نہین (تجہیل ودیعت ہونا اپنے پاس بیان نکیا اور مر گیا یوم تجہیل روز موت) یہ جب ہے کہ مستودع بے بیان ودیعت مر گیا ہو۔ اگر مستودع نے

دعوی صغیر کی [illegible]

ودلیعت سے انکار کیا تو قیمت روز انکار پر دعوے کرنا چاہیے اگر معلوم ہوا ورنہ معلوم ہو تو قیمت روز ودلیعت پر دعوی کیا جاے۔

دعوی قیمت غصب

جیسا غضب مین قیمت بروز تلف مغصوب اگر معلوم ہی ورنہ قیمت بروز غصب دعوے کرنا چاہیے۔

حاکم کی حد

فیصلہ جو لکھا جاے اوسمین ضرور ہی کہ یہ لکھا جاے کہ یہ فیصلہ فلان شہر کے قاضی کا ہے کیونکہ ضرور ہے کہ اس شہر کے قاضی کا فیصلہ اوس حد تک جاری ہوگا جہانتک کا وہ حاکم مقرر کیا گیا ہے نہ اوسکے باہر اگر یہہ نہو گا تو کیونکر اوسکا فیصلہ جاری ہو سکیگا۔

دعوی میراث

دعوے میراث مین ذکر مورث اور حصر وارثین اور تفصیل ترکہ ضرور ہے ورنہ ایک امر بھی نہوگا تو دعوے ناقابل سماعت۔

اور یہ امر بھی ضرور ہے کہ مورث وقت مرگ اوس منقول یا غیر منقول پر قابض ومالک ومتصرف رہا اور یہ مال یا محدود اوسکے وارثون کے لیے میراث رہا زید نے دعوے کیا کہ بکر مرگیا اور مین اوسکا عصبہ ہون چچا کا بیٹا ہون اور دادا تک اپنا نسب بیان کیا۔ مدعا علیہ نے جواب دیا کہ یہ نسب

جواب نقض

صحیح نہین ہے اور اپنا دادا اور بیان کیا نہ وہ کہ مدعی نے اوسکا نام لیا تھا یہ جواب مدعا علیہ کا قابل قبول وسماعت نہین ہی کیونکہ اس جواب مین دو امر ہین ایک یہ کہ مدعا علیہ جو دادا کا ہونا بیان کرتا ہی وہ امر اس مقدمہ سے خارج ہے کیونکہ (مدعی کے دادا کا نسب نفی کرنا) اور مدعا علیہ کے دادا کا نسب ثابت کرنا اس مقدمہ مین دعوی نہین ہی خلاف دعوی نہ مدعی وہ ہو سکتا ہی

اور نہ یہ مدعا علیہ - اور دوم یہ کہ مدعا علیہ کے گواہ مدعی کے خلاف پر ہوتے ہین
جو نفی ہے کہ فلان اسکا دادا نہین ہے اور یا اوسکی اولاد نہین ہی مدعی جو
ثابت کر چکا ہی اوسکی نفی عدالت قبول نکرے گی اسلیے یہ جواب مدعا علیہ کا
قابل قبول نہوگا -

گواہ نفی

مثلاً زید نے بکر پر قرض کا دعوے کیا اور گواہون سے ثابت کر دیا
اب مدعا علیہ جواب مین کہتا ہی کہ مین اوس روز یہان نتھا اور اسپر گواہ لاتا
یہ گواہ قبول نہونگے کہ یہ گواہ نفی کے لیے قائم کیے گئے ہین -

ذکر نسب

مدعا علیہ اگر موجود ہو تو صرف اشارہ کافی ہی اور اگر موجود نہو (مر گیا ہو یا حاضر
نہو سکتا ہو) تو باپ دادا کا ذکر ضرور ہی -

دعوی شفعہ

شفعہ کے دعوے اور شہادت مین ضرور ہی کہ شفیع نے بفور اسکے کہ اوسکو
استشہاد پر قدرت حاصل ہوئے گواہ قائم کیے اور بائع اور مشتری
اور زمین جو قریب تر ہو اوسپر گواہ طلب شفع قائم کرے کیونکہ طلب استشہاد
جب ہی کر سکیگا کہ اوسکو اشہاد یعنی گواہ کرنے کی قدرت ملے -
مثلاً مشتری پر گواہ طلب شفعہ قائم کرے تو صحیح ہی مشتری قابض ہو یا نہو
اور بائع پر بھی طلب شفعہ کے گواہ قائم کر سکتا ہی گو اوسکے قبضہ مین زمین
ہو یا نہو - اور ان تینون امر سے جو اقرب ہو اوسپر اشہاد کرنا چاہیے
اگر اقرب ترک کیا اور ابعد پر گواہ قائم کیے تو بھی صحیح ہی اور اگر اتفاقاً
جو قریب تھا اوسپر گذرا اور گواہ نکیا اور ابعد پر کیا تو صحیح ہوگا اور
ابعد پر گواہ کرنا اور اقرب پر نکرنا اسلیے صحیح ہی کہ شہر تمام بمنزلہ مکان

واحد کے ہے - اگر یہ تینون امر دو شہر مین ہین یا کئی شہر مین ہین اتفاقاً ایک امر اوس شہر مین تھا کہ جہان شفیع تھا اوسپر طلب اشہاد نکیا اور اور دو امر پر اشہاد کرنے کے لیے دو شہر مین چلا گیا شفعہ باطل ہوگا - اور شفیع ایک شہر مین ہے اور بائع ایک اور شہر مین ہے اور مشتری دوسرے اور شہر مین اور حویلی کسی اور شہر مین اب شفیع بلدۂ قریب کو ترک کرکے بلدۂ بعید کو چلا گیا اور اختلاف ہے کوئی کہتے ہین کہ اشہاد صحیح ہوگا اور کوئی کہتے ہین صحیح نہین ہوگا - اور اقرب بلدہ مین جو چیز ہو اوسپر اشہاد کافی ہو بائع اور مشتری اور زمین سب برابر ہین -

بیع حصہ مشاع کے جائز ہے گو اوسکے حدود (مفرز) جدا نہون -

حاکم پرگنہ کا فیصلہ جب صحیح ہوگا کہ اوسکو اوس حاکم نے مقرر کیا ہو جو اس امر کا مجاز ہو کہ کسیکو اپنا نائب پرگنہ پر مقرر کرسکے (لوورہ پرگنہ) -

اور فیصلہ جب صحیح ہوتا ہے کہ گواہ مدعی مدعا علیہ کے روبرو (اور گواہ مدعا علیہ مدعی کے روبرو) گزرے اور حکم اخیر (مدعی) اور مدعا علیہ کے روبرو صادر ہووے -

مثلاً زید نے گھوڑا بکر کے ہاتھ بیچا اور قیمت لے لی اور اوسنے گھوڑا لے لیا اب خالد نے دعویٰ کیا کہ یہ گھوڑا میرا ہے اور گواہ گزرا نے حاکم نے حکم دیا کہ گھوڑا خالد کو دیا گیا اور زید نے بکر کے ہاتھ بیع کی تھی وہ فسخ کی گئی اب بکر زید سے اپنا زر قیمت لے لیگا - اور جب تک کہ ثبوت بیع اور فسخ بیع کا حکم حاکم نکرے گا مشتری بائع سے قیمت واپس لینے کا مستحق نہوگا

بیع حصہ مشاع

حاکم پرگنہ

فیصلہ کی صحت

استحقاق مبیع و فسخ بیع و رجوع قیمت -

اور بکر زید سے قیمت سے کم لگا گو تاکہ سے وا پسی قیمت کا حکم دیا جاوے یا یہ کہ
زید نے فلان مکان اپنے رہنے کے لیے کرایہ پر لیا اور بکر زید نے
اب زید زر کرایہ جو بکر کو دیا تھا طلب کرتا ہے تو یہ امر درج عرضی دعوے
کرے کہ بکر موجر مرگیا اور اجارہ فسخ ہوگیا اور بکر نے کل زر کرایہ ہم سے
لے لیا تھا اور تاریخ شروع اجارہ اور اختتام اجارہ بھی بیان کرے
اور مقدار زر اجارہ بھی بیان کرے تا دیکھا جاوے کہ کسقدر زر کرایہ بکر نے
باقی ہے اور کسقدر باقی نہیں ہے (اور بکر موجر کس تاریخ مرا) اور بکر موجر
وقت اجارہ مالک اوس جگہ کا تھا اور وقت اجارہ قابض بھی تھا — اور
جس کام کے لیے کہ اجارہ دیا گیا ہے اوسکی تصریح ہونا چاہیے اور یہ کہ
یہ جگہ اوس کام کے قابل تھی یا نہیں کہ یہ سب امور اجارہ کے صحت کے لیے
مشروط ہیں — اور اگر زر تعمیر کا دعوے اصل مستحق کیطرف سے وکالتاً
کرے گا تو مستحق تعمیل و قبضہ نہوگا (یہ قول امام زفر کا ہے اور اسی قول پر
فتوی ہے)

صلح

جب کسی دعوی پر صلح ہو تو زر دعوی (یا جو چیز مدعی بہا ہو منقولہ و غیر منقولہ)
مصرح بیان کیا جاوے تا معلوم ہو کہ صلح بعوض مال ہوئی ہے اور دعوی ذمہ
سے ساقط نہیں ہوا ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ یہ معاملہ بمنزلہ بیع صرف نہیں
ہوا ہے تا اوسمین اسی مجلس صلح میں قبضہ شرط نہو —

ابراء

اور جب ابراء (اسقاط عن الذمہ ہو) تو ان امور کی کچھ ضرورت نہیں ہے بہر طور
اور بہر حال ابراء الذمہ ہوسکتا ہے —

[illegible]

دعوی اصل و نفع

عقد مضاربت مین اگر صرف راس المال کا دعوی ہو تو اوسکا بیان کافی
ہے کہ اثنائے ... راس المال دیا گیا تھا اور اگر اوسکے ساتھ یا صرف نفع کا دعویٰ
ہے تو اوسکی مقدار بیان کرنا ضرور ہے۔

قیمت ...

جس چیز کا دعوی ہو اوسکا بیان تمام و کمال ہونا چاہیے تا معلوم ہو کہ
وہ چیز قیمتی ہے یا مثلی ہے (اشیا قیمتی اور مثلی کا بیان شریعت مجوزہ یہ
ترجمہ مجلہ مین ہے) اور کسی چیز کے ہلاک ہونے سے مالک کا حق منقطع نہین
ہوتا ہے بلکہ اوسکا حق قائم رہتا ہے اور چونکہ وہ خرچ ہوگئی تو حق مالک
اوسکی قیمت سے متعلق ہوجاتا ہے اور قیمت یا بحکم حاکم یا بتراضی طرفین متحقق
ہوتی ہے۔ کیونکہ قیمت ہر شی کی ہر جگہ (اور ہر زمانہ مین) مختلف ہوتی ہے

دعوی ثبوت مین
مطابقت شرط ہے
ضمان ...
ضمان مالک ہو جاتا ہے

جب کسی چیز کا دعوی ہو (مثلاً حنطہ وغیرہ) تو یہ بیان ضرور ہو کہ مدعی علیہ
کے پاس کیونکر ہے اگر یہ کہا کہ مدعا علیہ نے قبضہ کر لیا ہے یا کہا ایسا قبضہ کر لیا ہے
کہ موجب الرد ہے تو یہ دعوے غصب ہے اور اس صورت مین ضمان لازم
آتا ہے یا ضمان یا ادای ضمان مالک اوس چیز کا ہو جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ
کا یہ اقرار یا مدعی کے گواہون کی یہ گواہی کہ مدعا علیہ نے اقرار کیا تھا
کہ یہ چیز مدعی کی میرے پاس ہی مقدمہ ودیعت ہے۔ تو دعوی اور ثبوت
مین دونون مین اختلاف ہوگا (دونون مین اتفاق شرط ہے)۔
اسلیے دعوی خارج ہے۔

جب دعوی ہو کہ شئے مدعا علیہ کے ہاتھ اطلس کا تھان اتنے گز اتنے
روپیہ کو بیچا تو ضرور ہے کہ یہ بھی بیان کرے کہ مین ہی اوسکا مالک تھا

اور یہ بیان کرے کہ اتنے گز اوس گز سے تھا جو رائج اس بلدہ کا ہے مثلاً گز بخارا کا کیونکہ سمرقند کا گز اوس سے مختلف ہے (چنانچہ بلاد حیدرآباد مین گز اور دار مین فرق ہے)—

دعوی صرف بربنا اقرار قابل سماعت نہین ہے

جو دعوے کہ صرف بربنا اقرار ہو کہ مین تجھپر اتنے مال کا دعوی کرتا ہون کیونکہ تو نے اقرار کیا تھا۔ اور یہ شئی میری ملک ہے کیونکہ تو میرے لیے اقرار کرچکا ہے — یا مرد نے عورت پر دعوے کیا کہ تو نے میرے لیے زوجہ ہونے کا دعوے کیا تو یہ سب دعوے نامسموع اور ناقابل اخراج ہین کہ کوئی دعوی صرف بربنا اقرار قبول و قابل سماعت نہین ہے—

دعوی قیمت اسباب وکیل بالبیع

جب کپڑے کے تھان وغیرہ کسی کے پاس بھیجے کہ انکو بیچے اور اب ہونکی قیمت کا دعوی کرتا ہے تو یہ ثابت کرنا ضرور ہوگا کہ وہ اسباب بک گیا اور خریدارون کو دیدیا اور ان سے زر قیمت لے لیا ورنہ بغیر ان امور کے دعوے قیمت صحیح نہوگا—

گدھے کے دعوے مین ثبوت خرید ضرور ہے

زید نے عمر پر دعوے کیا کہ یہ گدھا میرا ہے جو تیرے پاس ہے مین نے خالد سے خریدا تھا تو زید کو ضرور ہے کہ یہ ثابت کرے کہ مین نے خالد کو اوسکی قیمت دیدی تھی ورنہ قابض پر دعوی نکرسکے گا— اور یہ بھی ثابت کرے کہ خالد نے میرے ہاتھہ بیچا تھا اور وہ اوسکا مالک تھا مدعا علیہ نے خالد سے خریدا ہے کہ وہ میری ملک ہے—

اختلاف گواہان مین

زید دعوی کرتا ہے کہ بکر نے میرا گھوڑا ۵۰ درہم کو خریدا ہے— ایک گواہ (۲۵) کہتا ہے دوسرا (۵۰) یہ گواہی باختلاف مردود ہے کیونکہ نہین ہوسکتا ہے کہ ۲۵ پر فیصلہ دیدین کہ اسپر تو دونون متفق ہین کیونکہ ظاہر ہے کہ عقد ۲۵ کے سوا اور عقد ۵۰ کے

دعویٰ دین وارثان متوفی پر جب مسموع ہو سکتا ہی کہ وارثان متوفی مال متروکہ متوفی پر قابض ہوئے ہون منقول ہو یا غیر منقولہ ہو ورنہ وارث مدعا علیہ بدعویٰ دین علی المتوفی نہین ہو سکتے اگر مدعا علیہ ترکہ کا منکر ہو اور مدعی ثابت کر دے کہ فلان فلان مال ترکہ ہی اور اونکے قبضہ مین ہے تو دعوے ہو سکتا ہی ورنہ نہین ۔

صبی غیر ماذون مدعی نہین ہو سکتا ہی اور صبی ماذون ہو سکتا ہے (صبی نابالغ) اور صبی ماذون مدعا علیہ بھی ہو سکتا ہی ۔

زید مدعی ہے کہ بکر نے میرے خطا گھونسا مارا کہ میرا ایک دانت میرے اوپر کے دانتون مین سے ٹوٹ گیا تو پانسو درہم کا دعویٰ ۔ مدعا علیہ کی عاقلہ پر کر سکتا ہے نہ صرف مدعا علیہ پر ۔

فیصلہ مین یہ لکھا جاے کہ مین نے یہ حکم کیا اور یہ لکھنا کہ میری راے مین یہ مقدمہ ثابت ہوا ہی صحیح ہے کہ دونون ایک ہی معنی ہین ۔

میعاد مقدمہ فوجداری

میعاد سماعت مقدمات حدود (فوجداری) زنا و سرقہ و قطع الطریق ایک حق معینا ہے ۔ یہ وہ مقدمات ہین جو خاص اللہ تعالےٰ کے ہین ۔ اور جو مقدمات حق العباد ہین حد قذف و حق تعزیر اسکے لیے کچھ میعاد نہین ہے کہ حقوق العباد کے لیے کچھ مدت نہین ہی ۔ اور حد الشرب بھی خاص اللہ تعالیٰ کا حق ہی اوسکی میعاد سماعت اور نشہ ہونا پایا ایک ہی چیز ہوتا ہے ۔

اقرار

حدود و قصاص مین اقرار مدعا علیہ حاکم مجاز الحکم والجزا کے روبرو جائز اور قبول ہی کسی اور کے روبرو قبول نہین ہے جیسا امین و تھانہدار وغیرہ اہل کو تو الی

حلف غریم المیت

دعویٰ دین علی المتوفی جب وارثون پر جو ترکہ کے قابض ہین دائر ہو تو مدعی سے حلف لیا جاتا ہے کہ تو نے یہ قرضہ متوفی سے وصول کیا یا نہین بذات خود یا بواسطہ دیگرے یا کسی پر حوالہ لیا یا کوئی چیز اوسمین رہن لی ایسکے سب مراتب شریعت مجیب یہ ترجمہ مجلہ مین ہین اسکو حلف غریم المیت کہتے ہین —

واللہ تعالے اعلم وعلمہ اتم واسلم

الراقم والمجیب

وکیل احمد سکندر پوری غفر اللہ ذنوبہ

اشتہارات